

10177



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGE
Business of the House	595
Consideration of the Resolution on the Public Debt Act, 1944, Central Act, XVIII of 1944	596—601
Business of the House	602
The Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amend- ment) Bill, 1948	603
The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1958—clause by clause reading—not concluded	603—624

Note:—In this part, a star(*) at the beginning of the Speech denotes confirmation not received

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, the 29th December, 1953.

The House met at Half Past Nine of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR.]

QUESTIONS & ANSWERS

(SEE PART I.)

10-30-a.m.

Business of the House.

Smt. Masuma Begum (Shalibanda) : Mr. Speaker, Sir, may I propose that the Question hour be dispensed with for the next few days ? Instead of that, answers can be tabled

مسٹر اسپیکر - اگر ہاؤس کی یہ رائے ہے تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے - کیا ہاؤس اس سے رضامند ہے -

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani) : Question hour should be continued. The thing is this : To expose the Government or their officials, question hour is very necessary.

Mr. Speaker : Not for ever.

Shri Annaji Rao Gavane : These things are going on for ever.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریمنگر) - پائینٹ آف انفرمیشن - میں نے دو شارٹ نوٹس کوئسچنس دئے تھے - جنکا جواب اب تک مجھے نہیں ملا - گزشتہ سشن میں بھی میں نے ۵ - ۶ ایسے کوئسچنس دئے تھے جنکا جواب بھی نہیں دیا گیا - حالت یہ ہے کہ ۸ - ۱۰ دن گزرنے کے بعد بھی ایسے شارٹ نوٹس کوئسچنس کا کوئی پراسن حال نہیں رہتا - ان کوئسچنس کو پہلے تو آپ کے ار سے بچکر نکلتا پڑتا ہے اسکے بعد

Mr. Speaker : I shall look into the matter.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ایک ہفتہ سے زیادہ گزر چکا ہے اب تک تو کچھ بھی نہیں ہوا -

Mr. Speaker : I shall look into it. I can't force the Minister to give answers, because under the rules, it is left to his choice. Any how I shall try.

**Consideration of the Resolution on the Public
Debt Act, 1944-Central Act XVIII
of 1944**

Mr. Speaker : Let us proceed to item No. 3 of the Agenda.
Shri Vinayakrao Vidyalkar.

वाणिज्य अद्योग तथा श्रम मंत्री (श्री. वि. के. कोरटकर) :—अध्यक्ष महोदय, मैंने कल यहां पर जो प्रस्ताव पेश किया था वह अंक विल्कुल औपचारिक प्रस्ताव है। बात यह है कि जिसके पहले जो कर्ज लिया जाता था और गव्हर्नमेंट सेक्युरिटीज (Govt. Securities) निकालो जाते थे उन सबके अंतिजाम का भार स्टेट बैंक पर था। कानून किफालतनामेजात कर्जा किस नाम से जा कानून यहां नाफिज है उसी कानून के तहत यह अखत्यार स्टेट बैंक को दिया गया था। लेकिन आर्थिक अंकीकरण के बाद यह सार्वजनिक कर्जा खड़ा करने का अखत्यार रिजर्व बैंक (Reserve Bank) को दिया गया है। हमारे यहां भी कर्जा खड़ा करने, उसको जमा करने, और उसका अंतिजाम करने का अखत्यार रिजर्व बैंक को दिया गया है। किंतु यह काम पुराने अँक्ट के तहत नहीं किया जासकता। जरूरी है कि पब्लिक डेट अँक्ट (Public Debt Act 1946) को अपनाया जाय। जिस अँक्ट को पार्ट (अ) स्टेट्स Part A States) में तो पार्लमेंट ने १९४९ कीतरमीम के जरिये लागू कर दिया गया है। और हाल में सौराष्ट्र, मध्यभारत, और त्रावणकोर कोचीन पार्ट बी स्टेट्स (Part B States) में यह पब्लिक डेट्स अँक्ट (Public Debts Act) ऑर्डिनन्स (Ordinance) के जरिये से ही लागू कर दिया गया है। चुनावों यहां पर भी यह कानून जल्द से जल्द ऑर्डिनन्स के जरिये से लागू किया जाय अंसा रिजर्व बैंक का कहना था। क्योंकि दूसरे पार्ट (बी) स्टेट में अंसाही किया गया है। लेकिन जल्द ही असेंब्ली का यह दूसरा अधिवेशन होने वाला था, कि जिसलिये यह मुनासिब समझा गया कि सेक्शन २५२ तहत जिस बात को रेजोल्यूशन के रूप में असेंब्ली के सामने रखा जाय। क्योंकि जिस तरह का अखत्यार जिस सेक्शन २५२ भारतीय विधान के तहत दिया गया है।

सेंट्रल पार्लमेंट (Central Parliament) का जो पब्लिक डेट्स अँक्ट (Public Debts Act) पास है उसेही हैदराबाद स्टेट में लागू कराने के लिये यह रेजोल्यूशन लाया गया है। जिसका नतीजा यह होगा कि हैदराबाद स्टेट जो कर्ज खड़ा करेगी उसका पूरा अंतिजाम जिस अँक्ट के तहत रिजर्व बैंक को दिया जायेगा। यह अंक औपचारिक चीज है। जिस लिये मैं अंदाज से प्रार्थना करता हूँ कि वह जिस प्रस्ताव को पास कर दें।

श्री. गोपीश गोंगारेड्डी (निर्मल-जनरल) :—जिसका तर्जुमा करके नहीं दिया गया है।

मिस्टर स्पीकर :—जिसकी जरूरत नहीं है।

میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

شری گوپال راؤ اکوٹے (چادر گواٹ)۔ مسٹر اسپیکر۔ جو ریزولوشن ایوان کے سامنے پیش ذرا ہے اسکی نسبت میں اپنے خیالات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔
سنہ ۱۹۴۴ع کے پبلک ڈیٹس ایکٹ (Public Debts Act) میں
سنہ ۱۹۴۹ع میں ترمیم ہوئی تھی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ع کے سکشن

۱۰۳ کے لحاظ سے یہ ایکٹ ضروری ترمیمات کے بعد جملہ پراونس (Provinces) سے متعلق کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اسکی دو وجوہات تھیں۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ مئی مارکٹ (Money market) پورے ہندوستان میں ایک کامن مارکٹ (Comm on marke) ہوتا ہے۔ دوسری اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبائی حکومتیں جو سیکیورٹیز (Securities) نکالتی ہیں یا مرکزی حکومت جو سیکیورٹیز یا پبلک ڈٹس نکالتی ہے اسکو ریزرو بینک اڈمنسٹر (Administer) کرتی ہے۔ دفعہ ۱۰۳ میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ مختلف پراونسز میں جہاں اسمبلیز (Assemblies) ہیں انکے ذریعہ یا جہاں دو چیمبرس (Chambers) ہیں ان دونوں کے ریزولوشن (Resolution) کے ذریعہ پبلک ڈٹ ایکٹ کو اپنے سے متعلق کرسکتے ہیں۔ دفعہ ۱۰۳ کے تحت اسکی گنجائش نہیں تھی کہ یہ ایکٹ جو پہلے سے موجود ہے اسکو اڈاپٹ (Adopt) کیا جاسکے۔ وہاں صورت صرف یہ تھی کہ دو یا دو سے زیادہ صوبائی مجالس مقننہ اگر ایسے کامن پرابلمز (Problems) جیسے اگریکلچر (Agriculture) یا فارسٹری (Forestry) یا فشریز (Fisheries) یا پبلک جو مختلف ریاستوں کے کامن سبجکٹس (Subjects) ہیں انکے متعلق ایک ہی قانون بنانا چاہتے ہیں تو مرکز سے استدعا کرسکتے ہیں کہ پارلیمنٹ انکے لئے ایک قانون بنادے تاکہ سب ریاستیں اسی پر عمل کریں۔ اسکے تحت ۱۹۴۹ء میں دفعہ ۱۰۳ کا فائدہ لیکر پبلک ڈٹ ایکٹ جسکا اثر مختلف ریاستوں پر پڑتا ہے ضروری ترمیمات کے ساتھ صوغات سے متعلق کرنے کا مطالبہ ہوا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۴۹ء میں سنہ ۱۹۴۴ء کے ایکٹ میں ترمیمات کیجا کر اسکو صوغات سے بھی متعلق کیا گیا۔ لیکن کانسیٹیویشن کے آرٹیکل ۲۵۲ سکشن ۱۰۳ سے دو امور میں الگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ریزولوشن (Resolution) میں وہ چیز ہوتی تو اتنا تفصیلی اور طویل راستہ طے کرنے کی بجائے ہم خود پبلک ڈٹ ایکٹ اپنے اختیار سے اڈاپٹ کرسکتے۔ ہم کونسلری پارلیمنٹ سے استدعا کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ آرٹیکل ۲۵۲۔ کانسیٹیویشن بالکل صاف ہے۔ میں ایوان کے ملاحظہ کیلئے اسکو پڑہ دیتا ہوں۔

If it appears to the Legislatures of two or more States to be desirable that any of the matters with respect to which Parliament has no power to make laws for the States except as provided in Articles 249 and 250 should be regulated in such States by Parliament by law, and if resolutions to that effect are passed by all the Houses of the Legislatures of those States, it shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly...

یہ مرحلہ سنہ ۱۹۴۹ء میں بعض ریاستوں نے طے کر لیا ہے۔ اور انہوں نے ریزولوشن پاس کر کے پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ دفعہ ۱۰۳ کے تحت وہ ایکٹ ان ریاستوں سے متعلق کیا جائے۔ اسکے بعد کا پراویژن یہ ہے کہ

It shall be lawful for Parliament to pass an Act for regulating that matter accordingly, and any Act so passed shall apply to such States and to any other State by which it is adopted afterwards by resolution passed in that behalf by the House or, where there are two Houses, by each of the Houses of the Legislature of that State.

ہم صرف ریزولوشن پاس کر کے پبلک ڈٹ ایکٹ ۱۹۴۴ ع کو ۱۹۴۹ ع کی ترمیم کے ساتھ اڈاپٹ کر سکتے ہیں ہمیں مرکزی پارلیمنٹ سے یہ استدعا کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے ایکٹ میں ترمیم کر کے پارٹی بی اور سی اسٹیشن کیلئے اکسٹنڈ (Extend) کریں۔ کیونکہ پہلا مرحلہ تو طے ہو چکا ہے۔ ہمارے لیجسلیچر کو یہ حق ہے کہ پبلک ڈٹس ایکٹ اگر ریاستوں میں یونیفارمیٹی (Uniformity) کیلئے لینا چاہیں اور اسکی ضرورت محسوس کریں تو لے سکتے ہیں۔ لیکن بعض چیزیں جو ہمارے ایکٹ میں نہیں ہیں جیسے وراثت کی تکمیل پر سرٹیفیکیٹ کی اجرائی کا مسئلہ ہے۔ اس قسم کی سہولتیں ہمارے قانون کفالت سرکار عالی میں نہیں ہے۔ ایسی دو عملی نہونے کیلئے سنہ ۱۹۴۹ ع میں ترمیم ہوئی ہے اور اسکو ریگولیٹ (Regulate) کیا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ریزولوشن جس طرح ورڈڈ (Worded) ہوا ہے اسکا متعلقہ حصہ میں ایوان کو بتلادینا چاہتا ہوں

Now, therefore, this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India, that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated, in the State of Hyderabad, by Act of Parliament, in so far as Government securities issued by the State Government and the management of the public debt of the State Government are concerned, being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely 'Public Debt of the State'.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ آنریبل موور آف دی ریزولوشن نے وضاحت کی وہ پارلیمنٹ سے یہ خواہش کرنا چاہتے ہیں کہ اس ایکٹ کو اس ریاست کیلئے اکسٹنڈ کیا جائے۔ میری رائے میں نہایت ادب کے ساتھ یہ پیش کرونگا کہ اسکو اچھی طرح اکزامن (Examine) کر لیا جائے اور اس سلسلے میں لا ڈپارٹمنٹ (Law Department) سے یا رزرو بینک آف انڈیا سے وضاحت کر لی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کانسی ٹیوشن کے آرٹیکل ۲۵۲ کا آخری حصہ اتنا صاف ہے کہ ہم وہ اڈاپٹ کر سکتے ہیں۔ اسکو اکزامن کر لیا جائے تو مناسب ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ Existing Act of Parliament ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ یہاں پاس این ایکٹ (Pass an Act) لکھا ہے

It is lawful for Parliament to pass an Act.....

Mr. Speaker : '.....that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated, in the State of Hyderabad, by Act of Parliament,.....'

Shri Gopal Rao Ekbote : From the hon. Minister's speech, it appears that he wants to make a request to the Parliament to extend that Act. If his intention is to adopt the Act, let the wording be made very clear.

* *شری کے۔ وینکٹ رام راؤ* (چنا کونڈور) - اسپیکر سر - اس سلسلہ میں بعض شبہات ہیں میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب متعلقہ انکو رفع کرینگے - یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ پبلک ڈیٹ ریز (Raise) کیا جائیگا جیسا کہ اس سے قبل بھی پرنسٹن کا لون ریز کیا گیا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ اسکا تعلق ریزرو بنک سے ہے -

श्री. वि. के. कोरदकर - रिझर्व्ह बँक से नहीं है :

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - تو اس رزولوشن کے ذریعہ سے موجودہ قانون میں ترمیم کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اور اگر ضرورت ہے تو کیا اس سے قبل جو کاروبار ہو وہ خلاف قانون ہے - اور یہ کہ اس سلسلہ میں جو کمیشن ہوتا ہے وہ کس کو ملتا ہے - کاروبار رزرو بنک کے حوالہ کرنے سے حیدر آباد اسٹیٹ بنک پر اسکے کیا اثرات پڑنے والے ہیں اور اسکے علاوہ دونوں بنکوں میں جو تعلقات ہیں - جہاں تک میری معلومات ہیں - حیدر آباد اسٹیٹ بنک رزرو بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے - اسکی مدت پانچ سال کی ہے اور اسکے بعد یہ معاہدہ بھی ختم ہو جائیگا - مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسکے بعد رزرو بنک خود اپنے ہاتھ میں لیکر کاروبار چلانے والا ہے - تو پھر میں جاننا چاہتا ہوں کہ حیدر آباد اسٹیٹ بنک کا کیا مستقبل ہوگا - کیا پبلک ڈیٹ کو مینیج کرنے کا اختیار حیدر آباد اسٹیٹ بنک کو دینے میں کوئی عذر ہے - کیا اس سے حیدر آباد کے فنانس پر مضر اثرات پڑنے والے ہیں یا اس سے فینانشل کنڈیشنس (Financial conditions) بہتر ہونگے - اس قسم کے بعض شبہات ہیں میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر کونسلرڈ (Hon. Minister concerned) اس بارے میں وضاحت کرینگے -

श्री. वि. के. कोरदकर :—अभी कुछ अंतराजात आयाये गये हैं। उनके बारे में मुझे जितनाही कहना है कि अब हैदराबाद स्टेट बैंक की हालत वैसा नहीं है जैसी पहिले थी। आर्थिक अंकीकरण यां नूहिये कि पोलिस ऑक्शन (Police Action) के बाद के हैदाबाद स्टेट बैंक के हालात में बहुत कुछ फरक आगया है। उस समय हैदराबाद स्टेट बैंक हैदराबादमें वैसाही काम किया करती थी, जैसा कि रिझर्व्ह बैंक काम करती है। वह सरकारी कर्जके बारेमें सब काम किया करती थी। उसका स्टेटस (Status) भी उस समय अलग था। लेकिन आज सब स्टेटों में जैसा सरकारी कारोबार रिझर्व्ह बैंक के जरियेसे

किया जा रहा है, अभी तरीकेसे हैदराबाद स्टेट में भी अपने कारोबार के लिये रिज़र्व्ह बैंक को ही पुनर्रकरलिया है। अलवत्ता बहुत सारा कारोबार रिज़र्व्ह बैंक के अजेंट के तौरपर है। शाद हैस्टेट बैंक कर रही है। फायनान्सियल अडिप्रेशन के पहले, जो कर्ज लिये गये थे और हैदराबाद सिक्युरिटीज (Hyderabad Securities) निकाली गयी थीं, उनका अिनेजाम पुराने अँक्ट के तहत हैदराबाद स्टेट बैंक किया करती थी। और बाद में भी करती रहेगी। लेकिन बाद में अब जो कर्ज वगैरा जारी किअे जाअेंगे उसका अिनेजाम अलवत्ता रिज़र्व्ह बैंक के जरिये से किया जायगा। जिस अँक्ट के तहत रिज़र्व्ह बैंक काम करने वाली है। उसके लिये अिजाजत हासिल करने की आवश्यकता थी अिस लिये यह प्रस्ताव पेश किया जा रहा है।

अिन सब कामों के लिये जो कमीशन (Commission) हैदराबाद स्टेट बैंक को मिलता था वह अब उस को नहीं मिलेगा। क्योंकि यह काम तो अब रिज़र्व्ह बैंक की तरफ से किया जानेवाला है। अिसलिये उसका कमीशन आदि अब रिज़र्व्ह बैंक ही हासिल करेगी।

श्री. अंकवोटे साहब ने भी अिसके सिलसिले में अेक अंतराज अुठाया है कि अिसे प्रस्ताव के रूप में यहां हाअुस में लाने की क्या जरूरत है। जैसा दूसरे स्टेटों में यह अँक्ट पार्लमेंट में पास होते ही लागू हो गया वैसा हमारे यहां भी क्यों नहीं लागू हो सकता अित्यादि। दूसरे जो पार्ट (बी) स्टेट्स हैं उन में तो यह कानून ऑरडिनेन्स के जरियेसे लागू किया गया है। पार्ट (अे) स्टेट्स में तो यह अँक्ट पार्लमेंट में पास अंतै ही लागू किया गया। अिस तरह यहां भी लागू करने के लिये यह प्रस्ताव यहां लाया जा रहा है। अुससे कोअी फरक तो नहीं पडनेवाला है। श्री. अंकवोटे साहब ने यह कहा कि अिसके लिये लीगल डिपार्टमेंट (Legal Department) और रिज़र्व्ह बैंक की सलाह ली जाय कि आया अिस तरह का रेजोल्यूशन लाने की जरूरत है या नहीं ? मैं यह कहना चाहता हूँ कि यह जो प्रस्ताव यहां रखा गया है वह रिज़र्व्ह बैंक के मन्त्रिरे से हो रखा गया है। आप अिसे पास करेंगे अैसी अुमीद है।

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - اسے حیدر آباد بینک کا نقصان ہونے والا ہے۔

श्री. वि. के. कोरटकर : अिससे हैदराबाद स्टेट बैंक को कुछ नुकसान नहीं होगा। अब तो हैदराबाद स्टेट बैंक रिज़र्व्ह बैंक के तहत होगा है। अब हैदराबाद स्टेट बैंक की हालत वह नहीं है जो कि पोलिस अँक्शन के पहले थी। अिसको कर्ज खडा करनेके बारेमें रिज़र्व्ह बैंक के अखत्यारात नहीं है। दूसरे अितर स्टेट्स में रिज़र्व्ह बैंक और दूसरे बैंकोंके जो संबंध हैं वैसे भी स्टेट बैंक के रिज़र्व्ह बैंक से नहीं हैं। बल्कि रिज़र्व्ह बैंक से कुछ नीचे और दीगर स्टेटों में जो दूसरे बैंक्स हैं उनसे कुछ अपर अैसी बोच की हालत हैदराबाद स्टेट बैंक की है। अिस लिये अुसका अिसमें कुछ भी रकमी नुकसान होनेवाला नहीं है। यहां के अिनेजाम के लिये हैदराबाद स्टेट बैंक रिज़र्व्ह बैंक के अेजेंट के तौर पर यहां काम करने वाली है।

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - جب ایسی چیز ہے تو اس رزولوشن کو پاس کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟

श्री. वि. के. कोरटकर : मैं माफी चाहता हूँ कि आपने जो अंतराज पहले अुठाया था अुस का जवाब मैंने नहीं दिया। आपने सवाल अुठाया था कि जो लोन हमने पहले ही निकाले हैं अुनके लिये अब अिस तरह का रेजोल्यूशन लाने की क्या जरूरत है। कर्जा मंजूर होनेके बाद और लिये जाने

के बाद उनके लिये सर्टिफिकेट बराबर दिये गये हैं या नहीं, जो प्रामिसरी नोट मुतकिल किये हैं उन पर दिया जानेवाला सूद बराबर दिया जा रहा है या नहीं, यह सब बातें पब्लिक डेट्स ऐक्ट (Public Debts Act) के तहत ही हो सकती हैं। उस ऐक्ट के तहत इन बातों को देखना चाहिये। जब तक यह पब्लिक डेट्स ऐक्ट यहां पर नहीं है तबतक रिझर्व बैंक इन सब कामों को नहीं कर सकेगी। यह सब काम तो रिझर्व बैंक के ही होते हैं।

यह भी कहा गया कि अब कर्जा तो लिया जा चुका है, अब जिस प्रस्ताव के पेश करने की या जरूरत है। जिसमें शक नहीं कि यदि जिसके पहले ही इसे पास किया जाता तो अच्छा होता। बात तो ठीक है कि यह प्रस्ताव पहले आता तो अच्छा होता। पिछली मर्तबाही गवर्नमेंट यह रेजोल्यूशन हायस के सामने लानेवाली थी। लेकिन पिछली मर्तबा यह असेंबली अचानक जल्दी स्थगित होगयी। जिस लिये उस समय यह प्रस्ताव नहीं लाया जा सका, और कर्जा लेलिया गया। अब यह प्रस्ताव जिसी लिये लाया जा रहा है कि यह पब्लिक डेट्स ऐक्ट जैसा कि दूसरे स्टेटों में नाफिज है, सा यहां भी नाफिज हो जाय। जिसीलिये यह प्रस्ताव आपके सामने पेश है। (पाट) (अ) स्टेट में तो इसे ४९ में ही लागू किया गया था। और कुछ पाट (बी) स्टेट्स में इसे ऑर्डिनन्स (Ordinance) के जरियेसे ला किया गया है। ऐसे स्टेट्स जैसा की मैंने पहले बताया है, इन हैं।

Mr. Speaker : The Question is :

“Whereas the Public Debt Act, 1944 (Central Act XVIII of 1944) contains provisions relating to Government securities issued by the Central and Part A States Governments and for the management by the Reserve Bank of India of the Public Debt of Central and Part A States Governments :

And whereas in order to avoid inconvenience to the public, it is deemed desirable that the laws and regulations relating to Government securities should be uniform as far as possible throughout India ;

And whereas it is considered desirable that the Reserve Bank of India may be entrusted with the management of the securities issued by the State Government on or after the 1st April, 1953.

Now, therefore, this House hereby resolves in pursuance of Article 252 of the Constitution of India, that the matters dealt within the Act aforesaid shall be regulated, in the State of Hyderabad, by Act of Parliament, in so far as Government securities issued by the State Government and the management of public debt of the State Government are concerned, being matters falling within the scope of Entry 43 of the State List namely ‘Public Debt of the State’.”

The motion was adopted.

BUSINESS OF THE HOUSE

مسٹر اسپیکر - اب ہمارے سامنے کلاز ۱۹ زیر غور ہے۔ اس کے بارے میں جو امینڈمنٹس آئے ہیں وہ موو (Move) ہو چکے ہیں۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کلاز ۱۹ ہم ایک بجے تک ختم کر سکتے ہیں۔ میں ایک بجے تک اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ امینڈمنٹس تو ۲۷ بتائے گئے ہیں لیکن تقریر کرنے والوں کی تعداد کم ہے اس لئے کہ ہر ایک کے نام پر دو تین امینڈمنٹس ہیں۔

شری اے۔ راج ریڈی (سلطان آباد) - ہم ساڑھے بارہ بجے تک بیٹھنے والے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - ساڑھے بارہ اور ایک میں کوئی فرق نہیں ہے۔

شری اے۔ راج ریڈی - بعض لوگ صبح میں کھانا نہیں کھاتے۔

شری ادھوراؤ پٹیل (عثان آباد - عام) - رائٹ آف پریچیز (Right of Purchase) کا جو سکشن ہے اس میں چھٹیوں کی وجہ سے امینڈمنٹس تو نہیں دے سکے لیکن اسپرکٹی لوگ بولنا چاہتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - میں کسی کو روکنا نہیں چاہتا لیکن مختصر طور پر کہیں تو مناسب ہے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشموک (بھوکردن - عام) - یہ اہم کلاز ہے اس لئے وقت ملنا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر - کلاز ۲۰ کیلئے بھی یہی کہا گیا تھا۔

شری کے۔ ایل۔ نرسیمھارائ (یلندو - عام) - ۲-۵ کلازس بیت اہم ہیں ان پر وقت ملنا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر - میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ ہر کلاز اہم ہے۔

شری اناجی راؤ گرانے - بل میں لوپ ہولس رکھے گئے ہیں اسوجہ سے ہمیں بولنا پڑتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - میں نہیں کہتا کہ آپ نہ بولیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ مختصر بولیں۔

श्री. रतनलाल कोटेचा (पाटोदा) :—अगर टाइम की लिमिट रखें तो अच्छा होगा।

مسٹر اسپیکر - میں عمداً ٹائم لمٹ نہیں رکھتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سلف کنٹرول ہی زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ میں ممبرس کے ڈسکریشن (Discretion) پر چھوڑتا ہوں۔

The Hyderabad Municipal and Town Committees' (Second Amendment) Bill, 1953

The Minister for Local Self Government and Labour Housing (Shri Annarao Ganamukhi) : I beg to introduce the Hyderabad Municipal and Town Committees' (Second Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : The bill is introduced.

The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

श्री. अंकुशराव धारे (परतूर) :—अध्यक्ष महोदय, मैंने जो अपना अमेन्डमेंट जिस क्लॉज १९ में लाया है वह जिस तरह से है कि (“ And subject to the provision of sub-section (7) यह अलफाज मैंने ओमित करने के लिये हैं कि जिसका मकसद यहीं है क्लॉज, सेक्शन ७ के तहत कोअी प्रोटेक्टेड टेनंट यदि जमीन खरीदना चाहता है तो वह ज्यादा से ज्यादा अेक फॅमिली होल्डिंग तक ही जमीन खरीद सकता है। किसी भी प्रोटेक्टेड टेनंट के पास अेक फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन नहीं रह सकती है अैसा कहा गया है। लेकिन यदि लॅन्ड लॉर्ड जमीन खरीदना चाहता है तो वह दो फॅमिली होल्डिंग तक खरीद सकता है अैसा कहा गया है। यदि कोअी प्रोटेक्टेड टेनंट जमीन खरीदना चाहे तो उसके पास यदि पहले से कुछ जमीन है तो यह खरीद की जमीन और पुरानी जमीन मिलाकर उसके पास अेक फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन नहीं होनी चाहिये अैसा कहाजा रहा है। लॅन्ड लॉर्ड से यदि वह जमीन खरीदना चाहता है तो लॅन्ड लॉर्ड से पास कम से कम दो फॅमिली अितनी तो छोडनी ही चाहिये अैसा भी आपका कहना है। जहां लॅन्ड लॉर्ड खुद परसनल कल्टिवेशन करना चाहता है तो वह तो थ्रि फॅमिली होल्डिंग तक की जमीन रिज्यूम कर सकता है और टेनंट यदि जमीन खरीदना चाहता है तो वह अेक फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन नहीं सकता है। यह बात ठाक नहीं है आप लॅन्ड लॉर्ड के लिये तो थ्री फॅमिली होल्डिंग का तसवूर करते हैं और टेनंट के लिये अेक फॅमिली होल्डिंग का तसवूर करते हैं। प्रोटेक्टेड टेनंट के लिये यदि ज्यादा जयमीन कल्टिवेशन के लेना चाहता है तो वहां जमीन रिज्यूम नहीं कर सकता है। आपने यह तो माना है के प्रोटेक्टेड टेनंट पास के भी अेक बेसिक होल्डिंग जितनी जमीन तो रहनी हर हालत में रहनी चाहिये। सब की सब जमीन मालिके जमीन रिज्यूम नहीं कर सकता है। लेकिन क्लॉज १४ और १८ के तहत कुछ अमेन्डमेंट आपने लाये, जोकि मायनर के वारें में थे? उसके तहत प्रोटेक्टेड टेनंट का बे दखल करने के लिये अैसे कुछ लुप होल्स रखे हैं जिसका फायदा लॅन्ड लॉर्ड बराबर अुठावेंगे।

— यह कहा गया कि यह जो बिल लाया गया है वह प्लॉनिंग कमिशन के मशवारे पर लाया जा रहा है। उसके तहत तो अैसा दीखता है कि मिडिल क्लास पेजेंट्री (Middle class Peasantry) मेंटेन (Maintain) करने की कोशीश की जा रही है। मैं तो यह देख रहा हूँ कि लॅन्ड लॉर्ड तो परसनल कल्टिवेशन के लिये थ्री टाइम्स फॅमिली होल्डिंग (Three times family holding) तक जमीन रिज्यूम कर सकता है। टेनंट यदि जमीन

खरीदना चाहता हूँ तो जिसके पास धरी फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन हो उससे ही वह खरीद सकता हूँ और यह जमीन खरीदते समय भी दो फॅमिली होल्डिंग तक की जमीन तो उसके पास रहनी हो चाहिये, जिससे टेनंट जमीन खरीदता हूँ। मेरा यह कहना है कि रिजमेशन के वक्त तो आप धरी फॅमिली होल्डिंग का तनबुर मानते हैं तो राइट ऑफ परचेस में भी धरी फॅमिली होल्डिंग तक परचेस (Purchase) कर सकते हैं ऐसा किया जाना चाहिये।

असके बाद मैंने "ओमिट दी प्रोवाबिजो टू सब क्लॉज ३" ऐसा अेक अमेंडमेंट इसी में पेश किया है। जहां जमीन मालिक अपने जमीन में बावली खोदता है तो उसकी किमत ज्यादा बढ़ जाती है। यदि मालिक खुद बावली आदि खोदना है तो कम खर्च आता है लेकिन सरकार का जो अेस्टिमेंट रहता है वह बहुत ज्यादा गव्हर्नमेंट के जो अिस्टिमेंट्स या रूलस होते हैं उसमें तो बहुत ज्यादा खर्च होता है। तीन हजार से ३००० रुपये तक तकावी कुवा खोदने के लिये दी जाती है। लेकिन जब वेल खोदी जाती है जाती तौर पर तो तब ऐसा तज्जुबा है कि अितना खर्चा नहीं होता है। बल्कि उससे कम खर्च किया जाता है। उसमें पर्सनल प्रॉपरटीका ख्याल नहीं है। क्लॉज ११ में जो अेक्स्पलनेशन दिया गया है उसमें कहा गया है कि किसी जमीनमें यदि वेल है तो उसका लॅण्ड रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅण्ड का जो लॅण्ड रेव्हिन्यू होगा वह ड्राय लॅण्ड के रेव्हिन्यू से ज्यादा होगा। वेट लॅण्ड (Wet land) को ड्राय लॅण्ड (Dry land) के १५ टाइम्स माना गया है वही रेंट मल्टिपल ऑफ प्राबिस में माना जाना चाहिये।

* **شری اناجی راؤ گوانے۔** مسٹر اسپیکر۔ جس کلاز کے ذریعہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو جو زمین اون کے قبضہ میں ہے اوس کو خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں میری طرف سے پانچ اسٹمٹس دئے گئے ہیں۔ اس کلاز کے ذریعہ سے ایسے ہی پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو جو مڈل کلاس پیزینٹری (Middle class peasantry) کے نہوں اور جیسا کہ ریزمپشن (Resumption) کا اختیار دیا گیا ہے اوس کے تحت اگر زمین کا مالک اوس کو ریزیوم (Resume) نہ کرے یعنی بڑے لینڈ لارڈس جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اون پر جو پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہوں گے اون ہی کو یہ اختیار پہنچتا ہے کہ ایسی زمینات وہ خریدیں۔ یہاں یہ سوال آتا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو خریدنے کا جو حق دے رہے ہیں کیا اس کی وجہ سے ہمارے موجودہ زرعی پیٹرن پر جس میں مڈل کلاس پیزینٹری اور اسال پیزینٹری (Small peasantry) آتی ہے اس کلاز کا اثر نہیں ہوگا۔ کیوں کہ ہم نے یہ اختیار دیا ہے کہ ایسے غریب لوگ جو کسی نہ کسی مشکل کی وجہ سے اپنی زمینات پر زراعت نہیں کرسکتے کسی اور کو لگان کے طور پر دے سکتے ہیں۔ اور اس پر لگندار قائم ہو چکے ہیں اور بقول چیف مسٹر صاحب کوئی دھوبی یا کوئی حجام یا کوئی بلوتہ دار جن کے پاس تھوڑی بہت زمین ہے اور جیسا کہ ریزمپشن (Resumption) کا اختیار دیا گیا وہ اپنی زمین واپس لے سکتا ہے۔ یا ایسے پتہ دار جن کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی زمین ہے اور اون پر پروٹیکٹڈ ٹیننٹس ہیں وہ زمین بھی واپس لے سکتے ہیں وہ بھی خریدی نہیں جاسکے گی۔ دو فیملی ہولڈنگ بھی نہیں خرید سکتے۔ یہاں تک کے تین فیملی ہولڈنگ زمین بھی نہیں خرید سکتے یہ چیز

میں انٹراڈکشن (Introduction) کے طور پر سامنے رکھ رہا ہوں۔ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کا لحاظ کرتے ہوئے اور اون کو جو اختیار دیا گیا اوس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے اس وقت جو زرعی پیٹرن ہے وہ بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جو لوگ دراصل پرسنل کلتیویٹرس (Cultivators) کی تعریف میں آتے ہیں آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ چار یا ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈنگ کی زمین والے دراصل پرسنل کلتیویٹرس (Personal cultivators) ہیں ایسے لوگ اپنی زمین کسی دوسرے کو نہیں دیتے اور نہ آج تک دئے ہیں۔ البتہ جو لوگ زراعت کے علاوہ اور کوئی پیشہ کرتے ہیں زراعت اون کا مین سورس آف انکم (Main source of income) نہیں ہے بلکہ زراعت کے علاوہ دوسرے سورس (Sources) ہونے کی وجہ سے جن پر کہ اون کی زندگی کا دارومدار رہتا ہے وہ لوگ اپنی زراعت دوسرے لوگوں کے تفویض کردئے ہیں۔ اور اون ہی پر پروٹیکٹڈ ٹیننٹس قائم ہو گئے ہیں۔ ایسے ہی ایسنٹی لینڈ لارڈس (Absentee landlords) کی کلاس پر پروٹیکٹڈ ٹیننٹس (Protected tenants) قائم ہیں۔ ایسی کلاس کے لئے مالی مشکلات کی وجہ سے اون کی زمین کو پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو خریداری کا حق دیا گیا یہاں استعمال نہیں کریں گے کیوں کہ اون کو ریمہشن کا اختیار دیا گیا۔ ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ایسی کلاس پروٹیکٹڈ ٹیننٹ رہ سکتی ہے۔ خریدنے کا اختیار مل سکتا ہے وہ وہاں ہے جہاں کہ تین فیملی ہولڈنگ کے ایسے زمیندار جو خود اپنے طور پر کاشت نہیں کرسکتے اور پرسنل کلتیویٹرس کی تعریف کے تحت ہائوڈ لیبر (Hired labour) کے ذریعہ بھی زراعت نہیں کرسکتے ایسے لوگوں کے متعلق پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کی کلاس موجود ہے اور اون ہی کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان اختیارات کو دیتے وقت ہم کو سوچنا چاہئے کہ کیسے رائٹس (Rights) اون کو دئے جانے چاہئیں۔ میں نے جب سکشن (۱۱) پیش ہوا اوس وقت بھی اس کے متعلق بحث کی تھی۔ اور اوس وقت سکشن (۳۸) کا حوالہ دیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ اتھارنٹ رکھا جا رہا ہے کہ جسکی وجہ سے ٹیننٹ کی پرجیزنگ کیپاسٹی (Purchasing capacity) قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اوس وقت جواب نہیں دیا۔ جیسا کہ اون کا طریقہ ہے جب وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے تو اوس کو ٹال کر دوسری بحثیں سامنے لاتے ہیں۔ لیکن آج وہی سوال سامنے آ رہا ہے۔ سکشن (۱۱) کے تحت جو رائٹس قائم کئے ہیں اور جو آج ہمارے سامنے رنٹ کا پرجیزنگ سکشن ہے اس رنٹ پر اس کا انحصار ہے۔ اوس وقت چند آنریبل ممبرس کی یہ اسٹیمنٹس تھیں کہ بلیک سائل (Black-soil) کے لئے بجائے ۵ ٹائمس کے ۴ ٹائمس اور دوسرے سائل (Soils) کے لئے ۴ کی بجائے ۵ ٹائمس رکھے جائیں۔ اس طرح ایک ٹائم بڑھانے سے یا گھٹانے سے کیا اثر ہوتا ہے اوسکو دیکھئے۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹس کو ان شرائط کے تابع ہی زمین خریدنے کا حق دیا گیا ہے۔

“...interest in the land upto fifteen times for dry lands or eight times for wet lands irrigated by wells and six times for wet lands irrigated by other sources, of the rent payable to him...”

یعنی اس چیز کو رنٹ پر قرار دیا ہے۔ وہاں اگر ایک ملٹی پل کم کر دیا جائے تو پندرہ گنا کم ہو جائیگا۔ کالی زمین کا رنٹ مالگزاری کا پانچ گنا ہے۔ مالگزاری ایک روپیہ ہے تو پانچ روپیہ رنٹ ہوگا۔ اگر اسکو پرچیز کرنا ہوگا تو اسکا پندرہ ٹائمس دینا ہوگا۔ یعنی (۷۵)۔ اگر اسمیں ایک ملٹی پل کم کیا جائے یعنی ۴ ٹائمس رنٹ رکھا جائے تو اس حساب سے (۶۰) ٹائمس آف دی ریوینیو ہو جائیگا۔ ایک ملٹی پل زیادہ کرنے کی وجہ سے

پندرہ ٹائمس ملٹی پل انکریز (Increase) ہو جاتا ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ چار ٹائمس کیا اور پانچ ٹائمس کیا۔ اور یہ کہہ کر اوسکے اثرات کم کرنا چاہتے ہیں۔ اسکی وجہ سے وکالت پیشہ ہتکنڈے آسانی کے ساتھ کئے جاسکیں گے جسکی وجہ سے یہ چیزیں پیدا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اور کیگئی ہے۔ اس آرگيومنٹ (Argument) کے وقت ہم نے یہ کہا تھا کہ آج کے حالات میں پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ

کی جو پرچیزنگ کیا پیسیٹی (Purchasing capacity) ہے اور اوس کے جو سورسز آف انکم (Sources of income) ہیں اون کو نظر میں رکھا جائے۔ کیونکہ وہ خریدنے کے قابل نہیں رہ سکا۔ اوس وقت آنریبل چیف منسٹر نے اعداد و شمار رکھے انہوں نے یہ بتایا کہ ایک ایکڑ زمین کیلئے نٹ انکم حواری میں (۱۱۴) روپیہ۔ کائن میں (۲۰۰) روپیہ وغیرہ وغیرہ ہوتی ہے۔ یہ انہوں نے کیشو آئینگار صاحب کی کتاب سے کوٹ کیا تھا۔

اسطرح کے فیگرس کیشو آئینگار کی رپورٹ سے آنریبل چیف منسٹر نے کوٹ (Quote) کئے ہیں جو صحیح نہیں ہوسکتے کیونکہ انہوں نے ایک سال میں چند گاؤں کا معائنہ کر کے اسپر سے یہ اندازہ قائم کیا ہے حالانکہ اندازہ کم سے کم پانچ سال کا ایوریج (Average) دیکھ کر قائم کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر میں کہوں گا کہ گزشتہ سال پرہنی اور نانڈیڑ میں پیداوار کی حالت اچھی ہونے کی وجہ سے نٹ انکم (Net income)

دس پندرہ گونہ زیادہ ہوئی۔ لیکن اس سال یہ حالت ہے کہ اخراجات بھی وصول ہونا مشکل ہے۔ نٹ انکم تو الگ رہا۔ اسلئے میں کہوں گا کہ اگر کسی ایک سال کے فیگرس لیں تو صحیح نہیں ہوگا۔ پانچ سال کے فیگرس لیکر بیسس (Basis) قائم کرنی چاہئے۔ البتہ مادہ و راؤ کمیٹی نے پانچ سال کے فیگرس لیکر اندازہ قائم کیا ہے کہ ہر ایکڑ (Per acre) کیا ایلڈ (Yield) ہو سکتی ہے؟ انہوں نے اسطرح ایوریج (Average) لگایا ہے۔ ایک تو یہ دوسرے نرخ بھی یکساں نہیں رہتے۔ پانچ

سال میں پہلے ممکن ہے کہ چار آنے کی فصل ہو اور دوسرے سال ممکن ہے چھ آنے فصل ہو اور تیسرے سال ممکن ہے آٹھ آنے ہو ایسا ہو سکتا ہے اسلئے جب تک پانچ سال کا ایوریج نہ دیکھیں صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ میں مادہ و راؤ کمیٹی کے بتائے ہوئے فیگرس پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آنریبل چیف منسٹر نے جو فیگرس پیش کئے ہیں وہ محض دھوکہ دینے کیلئے ہیں۔ مادہ و راؤ کمیٹی کے فیگرس یہ ہیں۔

یہ ہر ایکڑ ہونڈس میں دئے گئے ہیں۔

گراؤنڈ نٹ۔ سنہ ۱۹۳۵-۳۶ میں (۶۰.۷) پونڈ (Pound)
اور سنہ ۳۱ تا ۳۵ پانچ سال کا ایوریج (۵۸.۴) پونڈ
اور سنہ ۳۶ تا ۴۰ پانچ سال کا ایوریج (۷۰.۸) پونڈ اگر اسکو پلے میں
کنورٹ (Convert) کریں تو (بحساب ۱۲۰ سیر فی پلہ) ڈھاٹی پلے
فی ایکڑ نکلتا ہے۔

کائن۔ سنہ ۳۱ تا ۳۵ میں (۶۱) پونڈ یعنی پاؤ پلہ (تقریباً)
سنہ ۳۶ تا ۴۰ میں (۶۲) پونڈ۔ یہ ایلڈ بتائی گئی ہے۔
باجرا۔ سنہ ۳۶ تا ۴۰ میں (۱۳۴) پونڈ یعنی آدھا پلہ فی ایکڑ ایلڈ ہے۔

جوار۔ سنہ ۳۱ تا ۳۵ میں (۲۸۰) پونڈ
سنہ ۳۶ تا ۴۰ میں (۳۴۳) پونڈ یعنی ایک پلے سے سوا پلے تک ایوریج ہے۔
چاول۔ سنہ ۳۱ تا ۳۵ میں (۶۶۶) پونڈ یعنی ۳ سے ساڑھے تین پلے ایوریج
سنہ ۳۶ تا ۴۰ میں (۸۰۹) پونڈ ایوریج آتا ہے۔

گیہوں۔ سنہ ۳۱ تا ۳۵ میں (۲۷۳) پونڈ
سنہ ۳۶ تا ۴۰ میں (۳۰۲) پونڈ ایک پلے سے دیڑھ پلے تک ایوریج آتا ہے۔
اسطرح سے پانچ سال کا ایوریج نکالا گیا ہے کہ ہر ایکڑ حیدرآباد اسٹیٹ
میں کیا ایلڈ ہے۔

اسکے بعد میں آپکے سامنے یہ رکھوں گا کہ جو ریش (Rates) تین سال
کیلئے ہو سکتے ہیں وہ کیا ہو سکتے ہیں۔ ہر سال پیداوار کی حالت کے اعتبار سے ریش
میں کتنا فرق آتا ہے۔

کیاس۔ سنہ ۴۱-۴۲ میں (۱۹-۱۱-۰) روپیہ

- سنہ ۴۲-۴۳ میں (۴۲) روپیہ -
- سنہ ۴۳-۴۴ میں (۵۰) روپیہ -
- سنہ ۴۴-۴۵ میں (۴۰) روپیہ -
- سنہ ۴۵-۴۶ میں (۵۷) روپیہ -
- سنہ ۴۶-۴۷ میں (۶۴) روپیہ -
- سنہ ۴۷-۴۸ میں (۶۶) روپیہ -

جنگ کے زمانے میں کچھ قیمتیں بڑھ گئی تھیں لیکن جنگ کے بعد اب یہ
بھاؤ کم ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے کیاس کا بھاؤ (۴۸) تک گیا تھا۔

کیپاس - سنہ ۳۸-۳۹ میں (۱۳-۳۰) روپیہ -

سنہ ۳۹-۴۰ میں (۱۰-۱۱) روپیہ -

سنہ ۴۰-۴۱ میں (۲۰-۲۱) روپیہ -

اس سے معلوم ہوا کہ کیپاس کا نرخ کس طرح چڑھتا اترتا رہا ہے - اس اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے میں آپکو بتاؤنگا کہ پرایکڑ کیا انکم ہوسکتا ہے - زیادہ سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے اور کم سے کم کیا ہوسکتا ہے - سنہ ۳۸-۳۹ میں بھاؤ کم تھا تو (۱۹) روپیہ پرایکڑ ہوسکتا ہے اور اگر پیداوار کا بھاؤ جب زیادہ تھا اوسوقت کا حساب لگایا جائے تو (۱۰) روپیہ تک ہوسکتا ہے - یہ میں کم از کم تین سال کے ایوریج کے حساب سے بتا رہا ہوں -

گراؤنڈنٹ (Groundnut) کی حد تک ۲۸ روپیہ سے لیکر ۳۲ روپیہ تک پیداوار ہوسکتی ہے اور اگر بھاؤ زیادہ ہو تو ۸۰ روپیہ تک بھی پیداوار جاسکتی ہے - باجرے کا اوسط ۱۲ روپیہ اور جوار ۲۰ روپیہ سے ۳۲ روپیہ تک اس طرح چاول کا نرخ کم رہے تو (۹۰) روپیہ اور اگر زیادہ رہے تو (۱۴۰) روپیہ تک جاسکتی ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ نرخ ہو جائے تو دو سو سے لیکر سو دو سو تک بھی جاسکتی ہے - گیہوں کا ایوریج (۱۷) روپیہ سے لیکر (۲۲) روپیہ تک ہوسکتا ہے - اور اگر بھاؤ زیادہ رہے تو (۶۴) روپیہ سے لیکر (۸۰) روپیہ تک ہوسکتا ہے - اس طرح سے زیادہ سے زیادہ کیا ایوریج آسکتا ہے اور کم سے کم کیا ایوریج آسکتا ہے میں نے بتا دیا ہے -

Mr. Speaker: Does the hon. Member want to take more time?

شری اناجی راؤ گوالے - مجھے یہ چیزیں آپکے سامنے اس واسطے رکھنی پڑ رہی ہیں کہ جو پرایکڑ پرافٹ (Per acre profit) بتایا گیا ہے یعنی (۱۱۴) روپیہ وہ صحیح نہیں ہے - پانچ سال کے فیگرس میں آپکے سامنے رکھ رہا ہوں کہ کم سے کم کیا ہوسکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ کیا ہوسکتے ہیں - فرض کیجئے کہ ایک پروٹیکٹڈ ٹیننٹ جسکے پاس ۲۰ ایکڑ زمین ہے اگر زیادہ سے زیادہ ۱۰ روپیہ پرایکڑ ایلڈ ہو تو تین سو روپیہ کی آمدنی ہوسکتی ہے - گراؤنڈنٹ کیلئے کم حساب سے بھی دیکھا جائے تو چھ سو روپیہ تک آتا ہے - اور اگر زیادہ سے زیادہ کا حساب لگایا جائے تو ایک ہزار روپیہ تک آتا ہے - باجرے میں زیادہ سے زیادہ (۲۴۰) روپیہ آمدنی ہوسکتی ہے - جوار میں زیادہ سے زیادہ (۳۲۰) روپیہ آمدنی ہوسکتی ہے اور چاول میں ۲۰ ایکڑ زمین کا حساب ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ بعض وقت دو فصلہ بھی ہوتا ہے اس لحاظ سے بھی حساب کیا جائے تو دو ہزار سے اوپر آمدنی ہوسکتی ہے - گیہوں کی آمدنی زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ ہوسکتی ہے اس میں کا سٹ آف کلٹیویشن (Cost of cultivation) شامل نہیں ہے یہ ٹھوس آمدنی ہے اس میں (۵۰) فیصد خرچہ جاتا ہے - میں کہوںگا کہ (۷۵) پرسنٹ بھی خرچہ جائے تو جوار ہی کو لیجئے کا سٹ آف کلٹیویشن کیا ہوتا ہے - پھر بھی اسکو سال بھر میں دو ڈھائی سو سے زیادہ آمدنی نہیں ہوتی - ویٹ (Wheat) اور گراؤنڈنٹ

میں زیادہ آمدنی آتی ہے لیکن اسکے لئے زمین بھاری ہونا پڑتا ہے۔ فرسٹ کلاس بلاک ساٹل (First class black soil) ہونا پڑتا ہے۔ معمولی یا مڈل کلاس زمین میں ویٹ کی کاشت نہیں ہوسکتی۔ زمین بھاری ہوتو ہی زیادہ ایلڈ (Yield) ملتی ہے۔ اسکو پانی بھی دیتے ہیں۔ ویسی صورت میں بھی زیادہ ایلڈ ہوتی ہے۔ گو یہ ڈرائی کلٹیویشن (Dry cultivation) ہے لیکن پانی دینا پڑتا ہے۔ جوار باجرا وغیرہ یہ عام کاموڈٹیز (Commodities) ہیں۔ کٹن رائیس (Rice) وغیرہ کیا ش کرپس ہیں۔ رائیس تو تلنگانہ میں ہوتا ہے۔ لیکن کرنائک اور مرہٹواڑہ میں کپاس اور گراؤنڈ نٹ کی کاشت ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تر کپاس ہوتی ہے جو کپاش کراپ ہے۔ اسکے باوجود باجرا جوار بوٹی جاتی ہے۔ تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کیا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ یا کاشتکار رنٹ ادا کرنے کے بعد اگر انسٹالمنٹس (Instalments) سے زمین خریدنا چاہے تو ہر انسٹالمنٹ کے ساتھ اسکو مالگزارى بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ گذشتہ دو دن پہلے جب مالگزارى کے سلسلے میں بحث ہو رہی تھی تو آنریبل ممبر فرام کلو اکرٹی نے فرمایا کہ رنٹ میں آمدنی شامل ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ اور نہ آج کہہ رہا ہوں۔ رنٹ میں آمدنی نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ پرسنل کلٹیویشن میں خرچ ۸ آنے شامل ہے۔ یہ غلط ہے۔ انہوں نے غلط تعبیر کی۔ انہوں نے کہا کہ آٹھ آنے اکسپنڈیچر (Expenditure) میں رنٹ بھی داخل ہے۔ ریونیو بھی شامل ہے۔ لیکن ریونیو تو پٹہ دار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس سکشن کے تحت جب انسٹالمنٹ پر خریدنے کا اختیار دیا جا رہا ہے تو انسٹالمنٹس کے ختم ہونے تک ریونیو ادا کرنے کی ذمہ داری پروٹیکٹڈ ٹیننٹ پر ڈالی جا رہی ہے۔ میں اسکے حسابات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پریچیزنگ کے لئے آپ (15 times of the rent payable by him) ڈرائی لینڈ کیلئے رکھے ہیں اور (8 times of wet land) کے لئے رکھے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا کاشتکار یا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ اس طرح زمین خریدنے کی سکت اپنے میں رکھتے ہیں۔ کیا انکے پاس اتنی رقم ہے۔ اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto twenty times the land revenue assessment in the case of other lands.

میں نے رنٹ کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ اور بیس (Basis) کو اسسمنٹ ریونیو (Assessment Revenue) پر رکھا ہے۔ آپ نے رنٹ کو بیس رکھ کر بڑی چالاکی ہے۔ (30 times of rent) اگر رکھا جائے تو یہ صحیح ہوسکتا ہے۔ سکشن (۴۰) میں آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کا رائٹ (Right) اس اراضی پر جس پر کہ وہ قابض ہے ۶۰ فیصد ہے اور باقی ۴۰ فیصد انٹرسٹ (Interest) مالک اراضی کا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب تک آپ ۳۰ منٹ لے چکے ہیں۔ تقریر کو مختصر کیجئے۔

شری اناجی راؤ گوانے - میں مختصر ہی کر رہا ہوں -

Mr. Speaker : The hon. Member may please try to finish his speech within five minutes.

شری اناجی راؤ گوانے - لینڈ لارڈ کو اسکے ۴ فیصد انٹرسٹ کی قیمت آپ اس قدر ادا کرنا چاہتے ہیں - میں حساب آپ کے سامنے رکھتا ہوں - ایک روپیہ ریونیو پر ایکڑ کی لینڈ کیلئے ۵ روپیے ہوتے ہیں اور دو روپیہ والی ڈرائی لینڈ کی قیمت دیڑھ سو روپیے ہوتی ہے - آپ حساب لگالیں گے کہ جب ۴ فیصد کے لئے ۱۰۰ روپیے ہوتے ہیں تو صد فیصد کیلئے کتنی رقم ہوتی ہے - تقریباً ساڑھے تین سو روپیے فی ایکڑ تک قیمت آتی ہے - میں آنریبل دوست کو اکثری سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین کی قیمت ہزار روپیہ فی ایکڑ ہے - ۵۰۰ روپیے کے حساب سے ہے - مرہٹواڑہ میں یہ قیمت ہے - میں انہیں چیلنج کرتا ہوں وہ دو سو روپیے ایکڑ کے حساب سے جتنی زمین خریدنا چاہتے ہیں خریدیں - میں دلاتا ہوں اور آپ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کا انٹرسٹ زمین پر ۶ فیصد تسلیم کرنے کے باوجود صرف ۴ فیصد انٹرسٹ کی قیمت دیڑھ سو روپیے طلب کرتے ہیں - ممکن ہے کسی نئی کے کنارے کی زمین جسکو کھاد دینے کی ضرورت نہیں ہوتی جو زیادہ فرائٹل (Fertile) ہوتی ہے ہر سال کھاد ڈالنا نہیں پڑتا اسکی قیمت ۴-۵ سو روپیے فی ایکڑ ہو - لیکن عام طور پر ۲-۳ سو روپیے فی ایکڑ سے فرسٹ کلاس سائیل مل سکتی ہے - آپ نے جو کاسٹ (Cost) رکھی ہے وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے - اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ

Thirty times the land revenue assessment for the dry lands or upto 20 times the land revenue assessment in the case of other lands.

اس سے زیادہ ریٹ (Rate) نہ ہونا چاہئے -

دوسری چیز یہ ہے کہ ہم پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو جو اختیارات دے رہے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ

He should pay the interest.

میرے ایک دوست جو شائد کسانوں سے بہت ہمدردی رکھتے ہیں انہوں نے ایک پرسنٹ کم کرنے کی کوشش کی ہے - میں انکا شکر گزار ہوں - انہوں نے یہ بتایا کہ ہم کتنے دل والے ہیں - ۳ پرسنٹ لیکر کس قدر فراخ دلی سے کام لے رہے ہیں - جو ٹیننٹ انسٹالمنٹ پر خریدنا چاہتا ہے آپ اس پر انٹرسٹ لگا رہے ہیں - پہلے تو آپ نے اس پر مالگزاری کی شرط لگائی - آپ نے یہ پراویژن رکھا ہے کہ

You will have to pay the land revenue.

Mr. Speaker : The hon. Member has taken more than 35 minutes.

شری انا جی راؤ گوانے - میں سمجھتا ہوں کہ میں کوئی ریٹیشن تو نہیں کر رہا ہوں -
مسٹر اسپیکر - آپ دو منٹ میں ختم کر لیجئے -

Shri Annaji Rao Gavane: Mr. Speaker, Sir, At the time of First Reading of this Bill, you have told us that you will give as much time as we want, when discussion on clause by clause is taken up. I would, therefore, request you not to curtail our discussion. After all, we know what is going to happen. At least let us have our free voice here.

Mr. Speaker: But there is a limit to everything.

Shri Annaji Rao Gavane:- We are curtailing our speeches as far as we can.

میں یہ عرض کرونگا کہ آپ نے انسٹالمنٹ سے خریدنے کا اختیار دیکر اس کے ساتھ سالگزارى ادا کرنے کی شرط بھی لگادی - میں اس سکشن کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں -

On a deposit or recovery of the entire amount of the reasonable price being made, the Tribunal shall issue a certificate in the prescribed form to the protected tenant declaring him to be the purchaser of the land and such certificate shall be conclusive evidence of the sale as against the landholder and all persons interested therein, and the Tribunal shall also direct that the reasonable price deposited or recovered shall be paid to the landholder :

Provided that if the application of the protected tenant relates to..... I am sorry, Sir.

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments, the protected tenant shall in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid.

میں میرے دوست آنریبل ممبر فرام کوا کرتی کو یہ بتلانا چاہتا تھا کہ اس طرح انسٹالمنٹس رکھ کر لینڈ ریونیو پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو لگادیجاتی ہے - اور پھر اس پر ہر برس انٹرسٹ دینا پڑیگا آپ کہتے ہیں کہ

If a protected tenant is permitted to pay the reasonable price in instalments under the provisions of sub-section (5) interest at the rate of four percent per annum shall be payable by him in respect of the balance of the price due and if he commits default in respect of any instalment the same may be recovered by the Government as arrears of land revenue.

آپ مالک سے اس قدر ہمدردی رکھتے ہیں - اگر ایرپرس آف لینڈ ریوینیو (Arrears of land revenue) کی طرح انسٹالمنٹس کے وصول کرنے کا ذمہ لیتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ آپ لینڈ لارڈ کی تائید ہی کریں گے - لیکن آپ یہ دیکھئے کہ جو بار آپ ٹیننٹ پر ڈال رہے ہیں کیا اسکو برداشت کرنے کی اسمیں سکت ہے - کیا اسکی پرچیزنگ کمپاسٹی اتنی ہے کہ اگر وہ لیمسم (Lumpsum) رقم ادا نہ کرسکے تو انسٹالمنٹس میں ادا کرسکے - (16 instalments in 8 years) آپ اتنی مہلت دینا چاہتے ہیں - اسکے بعد اسپر مالگزارى لگا کر ۴ پرسنٹ انٹرسٹ کے ساتھ وصول کرنے ہیں یہ کس حد تک صحیح ہے - یہ (Double interest) یا ساہوکاری پیشہ ہے - جس طرح ساہوکار ایک سو روپیہ قرض ڈیکر دو سو روپیے کا نوٹ لکھا لیتا ہے اور اس پر انٹرسٹ لگاتا ہے - بالکل اسی طرح انسٹالمنٹس کے ساتھ مالگزارى لگا کر اس پر ۴ پرسنٹ انٹرسٹ آپ وصول کرنا چاہتے ہیں - یا اسکو ۳ پرسنٹ کر رہے ہیں - اگر آپ کا یہی منشا ہے تو اسکی بھی ضرورت نہیں ۴ پرسنٹ ہی رکھئے۔

تیسری چیز جو شرائط کے سلسلہ میں ہے وہ کس حد تک انصاف پر مبنی ہے اسکا تعلق کونسے زمینداروں سے آتا ہے یہ دیکھنا ہے - پروٹیکٹڈ ٹیننٹ جنکی زمین رہنے والی ہے وہ ایسے لوگوں کی زمین ہے جو ایسٹنی لینڈ لارڈس ہیں یہاں مڈل کلاس یا اسپال کلاس پیئرٹری کا تعلق نہیں آتا - اس دفعہ سے ایسے لینڈ لارڈس کا تعلق آتا ہے جو ایسٹنی لینڈ لارڈس تھے - انکے پاس زیادہ زمین تھی - انکا مین سورس آف انکم (Main source of income) زمین سے نہیں تھا - زراعت انکا آگریکری (Auxiliary source of income) دھندہ تھا یا باپ دادا کی زمین تھی - یا شوق کی خاطر زراعت کرتے تھے آپ لوگوں کو میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مادھو راؤ کمیٹی کی رپورٹ جسوقت تیار ہو رہی تھی اس وقت کانگریس نے کیا امینڈمنٹس دئے تھے اور دوسرے پارٹیز نے کیا کہا تھا - اب کرسیوں پر آکر اسی کوئسچنر (Questioners) کے جو جوابات دئے تھے ان کو بھول گئے ہیں - اس کے دو چار جملے میں آپکے سامنے رکھتا ہوں -

“The crux of the problem is not so much the incidence of high rent or even the insecurity of tenure, which no doubt adversely affect the productivity to a marked degree, as it is the absence of feeling of ownership of land, which alone would act as a strong incentive to sustained effort of the tenant. As any reform, short of transferring the right of ownership to the tenant, would not improve materially the yield of the land, legislation to bring about the removal of tenancy and the payment of fair compensation may be introduced without further delay. It may be noted that retention of tenancy in any form in these days of agrarian unrest would be exploited by the unscrupulous political agitators to promote class hatred.....”

ساتھ ہی ساتھ آگے یہ کہا گیا ہے کہ

“.... The potentialities of absentee landlordism are very well described by Carver.....”

وہ پوٹنشیالٹیز کیا ہیں ۔

“....He says that ‘next to war, pestilence and famine, the worst thing that can happen to a rural community is absentee landlordism than which there is nothing more calculated to the depletion of the fertility of the soil, agricultural inefficiency and all round misery’.”

یعنی اسمیں بہ بیان کیا گیا ہے کہ ورست تھنگ (Worst thing) اگر کوئی رورل کمیونٹی (Rural community) کیلئے ہوسکتی ہے تو وہ ایسنٹی لینڈ لارڈایزم (Absentee landlordism) ہے اسکو ختم کرنے کیلئے مادھو راؤ کمیٹی نے سچیشنس (Suggestions) دئے تھے ۔ انکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آجکل ہمارے زرعی حالات بدلے ہوئے ہیں ۔ ہم مادھو راؤ کمیٹی کی سفارش پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں ۔ [اس موقع پر بل (Bell) دیگئی] ۔ مادھو راؤ کمیٹی اس کانگریس کی بنائی ہوئی ہی ایک کمیٹی ہے ۔ اس کمیٹی نے جو چیزیں ہمارے سامنے رکھی ہیں وہ میں آپکو یاد دلانا چاہتا ہوں ۔

اسکے بعد میرا آخری اسٹنٹ شرائط کے متعلق ہے ۔ یہ شرائط دکھئے گئے ہیں کہ کوئی بھی لینڈ لارڈ سے ٹیننٹ ایک فیملی ہولڈنگ سے بڑھکر نہیں خریدسکتا ۔ اگر اسکے پاس پہلے سے کچھ زمین ہے اور پروٹیکٹڈ ٹیننٹ ہونے کی حیثیت سے دوسری زمین وہ خریدسکتا ہے تو بھی اسکو ایک فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین نہ ملنا چاہئے ۔ ایک طرف آپ پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کیلئے چاہے اسکے پاس زمین ہو یا نہو یہ صورت رکھتے ہیں لیکن دوسری طرف آپ لینڈ لارڈس کو برابر اسکا حق دیتے ہیں ۔ یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پٹہ دار اسپال پیزنٹ (Small peasant) کی تعریف میں نہیں آتا ۔ پٹہ دار کیلئے ایک شرط اور ٹیننٹ کیلئے دوسری شرط ۔ ایسا کیوں ۔ جب آپ ایک کو اختیار دیتے ہیں تو دوسرے کو بھی یہی اختیار دیجئے ۔ ٹیننٹ ایک ایسے شخص کے پاس سے زمین خریدنے والا ہے جسکے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زاید زمین ہو تو اسے یہ اختیار ملنا چاہئے ۔ آپ نے سکشن ۳۸ سی کو بڑی خوبی سے پٹ آپ (Put up) کیا ہے ۔ تین فیملی ہولڈنگ رکھنے والے لینڈ لارڈز بھی یہ نوٹس دیتے ہیں سکشن ۱۹ میں کیا شرائط ہیں انکا لحاظ کئے بغیر پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ سکشن ۳۸ میں یہ کہتے ہیں کہ دو فیملی ہولڈنگس تک ہونا چاہئے لیکن ۳۸ سی میں ایک اور چیز ہماری گردن پر رکھی گئی ہے ۔ اس پر غور کیا جائے ۔ میں آنریبل چیف منسٹر سے یہ کہہونگا کہ اسکو صاف صاف رکھیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کم از کم ہونا چاہئے ۔ آپ سکشن ۳۸ میں ایک چیز اور ۳۸ سی میں دوسری چیز رکھتے ہیں ۔ یہ دھوکہ دہی کب تک چلے گی ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ۔ (اس موقع پر بل دیگئی)

میں معافی چاہتا ہوں - صرف دو منٹ اور -

Mr. Speaker: The Hon'ble Member should keep up his promise

شری اناجی راؤ گوانے - میں اب تک پرامیس نہیں کیا تھا - اب کر رہا ہوں - جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا پروٹکٹڈ ٹیننٹ کی وضاحت میں صرف ایک چیز داخل کی گئی ہے - ایکسٹنشن آف دی ٹائم (Extension of the time) کیلئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے - کل یہ کہا گیا تھا اسکو اب شرط بنا کر پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے ساتھ نا انصافی کی جا رہی ہے - اسطرح آپ ڈوپلیکیٹ پالیسی (Duplicate policy) کھیلنا چاہتے ہیں - آپ صاف صاف کہہ دیجئے کہ ہم اسطرح آگے بڑھنا چاہتے ہیں چاہے یہ پالیسی اپوزیشن کو پسند ہو یا نہ ہو - سکشن ۳۸ میں یہ کہا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگس لینڈ لارڈ کو رہنا چاہئے لیکن ۳۸ سی میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ ایک فیملی ہولڈنگ ہونا چاہئے - میری طرف سے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو بھی دو فیملی ہولڈنگ کے خریدنے کا اختیار دینا چاہئے - خریدنے والا پروٹکٹڈ ٹیننٹ ہے یا لینڈ لارڈ ہے اس کا امتیاز آپکے سامنے نہیں ہونا چاہئے - میرے امینڈمنٹ کا یہی منشاء ہے - میں ہاؤز سے اور خاص طور پر آئرل چیف منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس امینڈمنٹ کو منظور کریں اور اپنے دل کی تمام باتیں ہمارے سامنے صاف صاف رکھیں - ایک سکشن میں کچھ دینا اور دوسرے سکشن میں اس سے چھین لینا اچھا نہوگا - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - دفعہ ۳۸ کے ضمن میں میرا بھی ایک امینڈمنٹ ہے - میرے امینڈمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی قولدار ۱۲ سال تک مسلسل کسی آراضی پر کاشت کرتا آئے تو اسکے حق میں قیمت کے تعین کرنے میں - ۱۵ گنا - ۸ گنا یا ۶ گنا جیسا کہ آپ نے رکھا ہے اس میں کچھ حد تک رعایت کی جائے - اسکے ساتھ ساتھ جہاں ۱۲ سال سے کم اور ۶ سال سے زائد مدت تک جن کاشتکاروں نے آراضی پر کاشت کی ہے انکے لئے زیادہ قیمت مقرر کرنا اس امینڈمنٹ کے ذریعہ سبھایا گیا ہے - ایسے قولدار جو زائد از ۱۲ سال سے قابض ہیں انکے لئے دو گنا رنٹ ہے (Pay) کرنا سبھایا گیا ہے -

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

اور ۱۲ سال سے کم والوں کی صورت میں تین یا چار گنا دینا سبھایا گیا ہے - اسطرح ایسے لوگوں کیلئے ایک رعایت مانگی جا رہی ہے جو سالہا سال سے کاشت کرتے آئے ہیں - انہوں نے نہ صرف زمین پر کاشت کی ہے بلکہ قول بھی دیا ہے جو اس آراضی کی مارکٹ پرائس (Market price) جو اس بل میں رکھی گئی ہے اسکے تین چار گنا کے برابر ہے - گو آپ دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مارکٹ سے کم قیمت مقرر کر رہے ہیں اور پراجیکٹ ایریا (Project area) کے مقامات کے نام بتلا سکتے ہیں - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پوری ریاست میں ایسے مقامات ۲ پرسنٹ بھی نہیں ہیں - آپ کو پورے حیدرآباد کے نقطہ نظر سے سوچنا چاہئے اور سب لوگوں کیلئے یکساں سوچنا

چاہئے۔ جہاں لینڈ لارڈس کا فائدہ ہوتا ہے وہاں ایک نقطہ نظر سے اور دوسری جگہ جہاں ٹیننٹ کے مفاد کا سوال ہے وہاں ایک اور نقطہ نظر سے سوچتے ہیں۔ یہ ایک عام رواج بھی ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ میں مارکسٹ (Marxist) یا کمیونسٹ پرنسپل کو انکار پورٹ (Incorporate) کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں اسلئے اس سے چیف منسٹر صاحب کو گھبرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے کاشتکار جو سالہا سال سے کاشت کرتے آ رہے ہیں انکو قیمت خرید میں ۴۰ فیصد نہیں تو کم از کم ۳۰ فیصد کمی کی جاتی ہے۔ یہ ایک عام رواج ہے۔ اسمیں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جہاں کہیں بھی آپ گنجائش پیدا کرتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ قیمت لینے کی گنجائش پیدا کرتے ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ مختلف قولداروں میں مختلف طریقے ہیں۔ اس طرح ڈسکریمنٹ (Dis-crimint) کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بمبئی میں بھی ایک اسی قسم کا اصول تسلیم کر لیا گیا ہے بمبئی میں جہاں شیڈولڈ ٹرائبس (Scheduled tribes) کا شت کرتے ہیں ان کیلئے قیمت میں رعایت کرنیکے اختیارات کو یہ امتیاز کرنے والے پراویژن ہونیکے باوجود بھی ایسے دفعات رکھے گئے ہیں گو ہماری جانب سے ایک امینڈمنٹ ہے اس پر تفصیلی روشنی میرے ساتھی ڈالینگے لیکن یہ ایک اصول ہے۔ گو یہ اصول کمیونل بیس (Communal basis) پر ہے لیکن کانسیٹیوشن (Constitution) کے ذریعہ اسکومان لیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کی حد تک خاص قیمت مقرر کی جائے۔ جو مارکٹ ریٹ ہے یا قانون کے ذریعہ مقرر کردہ ریٹس ہیں اسمیں رعایت کی جائے۔ اسوجہ سے میں کہوں گا کہ یہ نیا پرنسپل نہیں ہے بلکہ بمبئی میں اسکومان لیا گیا ہے۔ اور اسکو ہم یہاں انکار پورٹ (Incorporate) کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس مسودہ پر مختلف ترمیمات کے ذریعہ کوئی ڈسکریمنیشن (Discrimination) پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خود حکومت کی جانب سے قانون کے ذریعہ لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ میں ڈسکریمنیشن کیا جا رہا ہے۔ سابقہ قانون کے لحاظ سے اکنامک ہولڈنگ پر وٹکنڈ ٹیننٹ خرید سکتا تھا اور لینڈ لارڈ کے قبضہ میں ایک اکنامک ہولڈنگ کی حد تک آراضی رکھنا ضروری تھا۔ لیکن اب تو بیچارہ قولدار ایک فیملی ہولڈنگ خرید سکتا ہے۔ لیکن لینڈ لارڈ کے پاس کتنی زمین رکھی جاسکتی ہے۔ تین فیملی ہولڈنگ تک رکھی جاسکتی ہے۔ گو دفعہ (۴۸) میں برائے نام بتایا گیا ہے کہ دو فیملی ہولڈنگ تک ہی رکھیگا۔ لیکن (۳۸-سی) کے لحاظ سے تین رکھ سکتا ہے۔ اسکے پہلے تو کوئی مالک آراضی یا پٹہ دار اپنے پاس ایک فیملی ہولڈنگ تک یعنی (۱۸) سو روپیہ کی آمدنی دینے والی زمین رکھ کر باقی زمین فروخت کر سکتا تھا۔ لیکن اب (۱۶) سو روپیہ فی فیملی ہولڈنگ کے حساب سے دیکھینگے تو معلوم ہوگا کہ (۴۸۰۰) روپیہ آمدنی دینے والی زمین رکھ کر بقیہ آراضی فروخت کریگا۔ یہ احسان آپ کس پر کر رہے ہیں؟ ٹیننٹ کے حق میں یا پٹہ دار کے حق میں۔ لمبے چوڑے دعوے تو کئے جاتے ہیں۔ اس سے قبل کے ایکٹ کے لحاظ سے (۱۸) سو روپیہ آمدنی کی آراضی رکھ کر بقیہ آراضی ٹیننٹ خرید سکتا تھا۔ اب بجائے اسکے (۴۸۰۰) روپیہ آمدنی کی آراضی رکھ کر فروخت کر سکتا

ہے۔ اس طریقہ سے یہ ڈسکریمینیشن نہیں تو کیا ہے۔ گو بار بار یہ دہرایا جاتا ہے کہ پٹہ دار اور قولدار کو ہم مساوی نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ ہماری دو آنکھیں ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ دونوں آنکھیں برابر نہیں ہیں۔ جس طرح نظام کھا کرتا تھا کہ ہندو مسلم دونوں میری دو آنکھیں ہیں۔ ایک آنکھ بڑی اور ایک آنکھ چھوٹی۔ ایک آنکھ ایک فیملی ہولڈنگ کی ہے اور ایک آنکھ تین فیملی ہولڈنگ کی ہے۔ گو میں مانتا ہوں کہ کانسی ٹیوشن کے ذریعہ بعض قیود عائد کئے گئے ہیں کہ معاوضہ ادا کئے بغیر کسی کی جائداد نہیں لی جاسکتی۔ لیکن کیا ہم اور آپ متفق ہو کر ایک ریزولوشن (Resolution) پیش نہیں کر سکتے کہ ہم کو دفعہ (۲۱) سے مستثنیٰ کیا جائے (Where there is a will, there is a way) لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آپ نہیں چاہتے۔ لینڈ لارڈ ازم (Land lordism) کے متعلق مادہ و راؤ کمیٹی کی رپورٹ میں بھی یہ مان لیا گیا ہے کہ یہ ایک ویا ہے اور اس ویا کو ختم کرنا چاہئے۔ یہ لینڈ لارڈ ازم آئندہ ہمارے ساج کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اسلئے ساجی تعلقات اور سوشل ریلیشنس (Social relations) خصوصاً زرعی پیداوار کے تعلقات میں تبدیلی کرنا ضروری ہے۔ اسکو ہر شخص نے مان لیا ہے۔ کارپا کمیٹی ہو یا مادہ و راؤ کمیٹی ہو یا مدراس کی سپریمیم کمیٹی ہو ان سب نے مان لیا ہے۔ مسئلہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے۔ اسمیں اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ کمپنیشن (Compensation) دینے کے متعلق دستور میں لزوم ہے مارکٹ ریٹ سے بڑھ کر کمپنیشن دلانے کی کوشش کرنا کہاں تک ٹھیک ہے۔ ہمارے معاشی حالات کا جائزہ لینے والا ہر شخص آج یہ جانتا ہے اور خود چیف منسٹر صاحب سے یہ چیز مخفی نہیں کہ آج لوگوں کی قوت خرید گھٹتی جا رہی ہے۔ آج جبکہ ہر شخص کے پاس اپنی ضروریات زندگی خریدنے کے لئے ہی پیسہ نہیں ہے تو اراضیات خریدنے کے لئے کہاں سے لاسکتا ہے۔ لینڈ لارڈ ازم اور غیر حاضر زمینداروں کو ختم کرنے کا جو طریقہ رکھا گیا ہے یہ ہے کہ زمینداروں سے زمین خرید لی جائے۔ نہ حکومت اس پوزیشن میں ہے کہ معاوضہ دیکر اراضیات اپنے قبضہ میں لے اور نہ رعایا اس پوزیشن میں ہے کہ ان اراضیات کو خرید کر ان کی مالک بن جائے۔ آپ اس نا ممکن چیز کو مسئلہ کے حل کے طور پر ساج کے سامنے لا رہے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ”دنیا گول ہے“، جہاں سے آپ نکلے تھے وہیں پر آپ آجائیں گے۔ لینڈ لارڈ ازم اور زرعی سنکھٹ کے حل کرنے کا جو مسئلہ ہے وہ جیسے کا ویسا رہیگا۔ اگر آپ زرعی مسئلہ حل نہیں کریں گے تو کیا ہوگا۔ اگر آپ مسائل کو حل نہیں کریں گے تو مسائل آپ کو حل کر دیں گے۔ کیا اس کے لئے آپ تیار ہیں۔ ہماری جانب سے مختلف طریقوں پر کوشش کی گئی کہ رنٹ کا جو برڈن (Burden) ہے۔ اسمیں کچھ نہ کچھ کمی ہو جائے۔ لیکن اس میں ہم ناکام رہے۔ اسکے بعد مکرر کوشش کی گئی کہ قیمتوں کی حد تک کچھ نہ کچھ رعایت ہو جائے۔ گو متوسط طبقہ ان کو خرید سکتا ہے لیکن کم از کم ان لوگوں کے لئے ہی جن کو آپ اپنا سوشل بیسس (Social basis) سمجھتے ہیں کچھ نہ کچھ رعایت کرنے کی ہماری کوشش تھی

لیکن آپ نے پندرہ گونا - آٹھ گونا - اور چھ گونا رنٹ مقرر کیا ہے - اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ پندرہ سال تک پٹہ دار "مفت مسلم" گھر بیٹھ کر کھاتا رہیگا - یہ کہنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ رعیت واری زمیندار اور ہیں اور جاگیرداری زمیندار اور ہیں - ان میں فرق پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - لیکن یہ رعیت واری سسٹم کا زمیندار بھی کیا کم ہے - اسکا بھی وہی حال ہے جو اوسکا ہے - اس وجہ سے اوسکو گھر بٹھا کر پندرہ سال تک قول کی رقم دلوانا اور تری اراضیات کی صورت میں آٹھ سال تک یا چھ سال اوسکو یہ رقم دلوانا - یہ چیزیں کس پر احسان کرنے کے لئے ہیں - پہلے تو بھی اوس پر رقم مالگزاری کی ذمہ داری تھی - اب تو وہ صرف پندرہ سال تک رنٹ پاتا رہیگا اور رقم مالگزاری کی ذمہ داری سے بھی بچ چکا ہے - صاف طور پر یہ ظاہر ہے کہ آپ قولداروں پر کسی قسم کا احسان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - اور یہ چیز آپ کا دفعہ خود چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہتا ہے - مادھو راؤ کمیٹی کی رپورٹ کے وقت لاکھوں ایکڑ زمین رکھنے والے زمینداروں کی جانب سے رپرنٹ (Represent) کیا گیا کہ جتنا جلد ہوسکے اس طریقہ کو ختم کر دیا جائے - خود اوسکو ری ہیپیلیٹیٹ (Rehabilitate) کرنیکی کوشش کی جارہی ہے - وہ دوسری بات ہے لیکن اون کا کہنا کیا تھا - میرے آنریبل دوست نے پڑھ کر سنایا کہ (Political elements)

اسکو اکسپلائٹ (Exploit) کریں گے - گو یہ اون کا کہنا ہے - اون کی زبان ہے - ویسا ہی کہا جاتا ہے - ایک طرف دبی زبان سے یہ مان رہے ہیں کہ آج کسانوں کی جاگیرتی (जागृती) بڑھتی جارہی ہے اور پرانے طور پر من مانی نہیں چلا سکتے - اس وجہ سے وہ آج حکومت کی امداد چاہتے ہیں کہ پندرہ سال تک ہم کو گھر بیٹھے رنٹ وصول کر کے دیا جائے - اس کے قبل جاگیروں سے حکومت کو یک و نیم اٹی ملتی تھی اب تو وہ بھی نہیں ملتی - ہمارا یہ صاف اسٹانڈ (Stand) ہے کہ زرعی مسئلہ حل کرنا چاہئے تو بلا معاوضہ زمینداری کو ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے - جب تک ایسا نہیں کریں گے زرعی مسئلہ حل نہیں ہوگا - آپ ان پھٹے پرانے کپڑوں میں پیچس (Patches) لگائے جائیں گے تو وہ دوسری جگہ سے پھٹتے جائیں گے - بمبئی میں ٹینسی ایکٹ پاس ہونے کے بعد کیا ہوا - یہ مسئلہ جیسے کا ویسا ہی ہے - جون کا توں ہے - پٹہ داروں کا نام لیکر بیچارے ودھوائیں اور مائٹر زمینداروں کے متعلق کہا جاتا ہے - زمیندار کے نام کے ساتھ ودھوائیں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں - میں کہوں گا کہ ودھوائیں تو بھی کچھ کام کرسکتی ہیں - لیکن لینڈ لارڈ تو کچھ بھی کام نہیں کرسکتا یہ تو ایک طریقہ سے شیوجا گرں ہے ہمارے لئے - یعنی جب کوئی مہرجاتا ہے تو رات بھر سردے کے پاس بیٹھ کر رونا پڑتا ہے اوسی طرح ساج کو پندرہ سال تک اس کے شیوجا گرں کے لئے مجبور کر رہے ہیں - آپ اس مردے کو کیوں اٹھا نہیں دیتے - پٹہ دار کا نام لیکر کہتے ہیں کہ نقصان ہو جائیگا - لیکن آپ کے معاوضہ دلانے کے پرنسپل کے تحت جتنا بڑا لینڈ لارڈ ہوگا اوسکو اتنا ہی زیادہ معاوضہ ملیگا - جسقدر چھوٹا پٹہ دار ہوگا اوسکو اتنا ہی کم معاوضہ ملیگا - آپ کھاتے ہیں کسی کا اور گاتے ہیں کسی کا - گانا گاتے ہیں چھوٹے پٹہ دار کا

اور کھلاتے ہیں بڑے پٹہ دار کو۔ یہ بحث بھی کی جاتی ہے کہ ہم چھوٹے پٹہ دار کو بھی ری ہابیلیٹیٹ (Rehabilitate) کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ غلط ہے۔ خود پلاننگ کمیشن کے الفاظ میں ساج میں جو عدم مساوات ہے اسکو کم کرنے کے لئے لینڈ پالیسی اختیار کیا جانا چاہئے۔ لیکن کیا آپ اس موجودہ قانون کے لحاظ سے اس کو ایکسپیکٹ (Expect) کر رہے ہیں کیا آپ کے دفعہ (۳۸) کے محاذ سے ساجی حالات میں تبدیلی ہوگی؟ میں دو تین موضوعات کے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ متوسط طبقہ کے کسانوں کے پاس کچھ پیسہ جمع ہوا تھا انہوں نے اراضیات خریدیں۔ کچھ لوگوں نے قرضہ لیکر زمینات خریدیں۔ جتنی بھی پونجی اون کے پاس تھی اوس سے انہوں نے اراضیات خریدلی۔ اب کسی کے پاس خریدنے کی گنجائش نہیں ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ خریدی کے سلسلہ میں دفعہ (۳۸) کے تحت احسان کیا جا رہا ہے۔ کہاں احسان کیا جا رہا ہے جس پر احسان کرنا چاہئے تھا وہ تو باقی نہیں رہا تو بھیجی گئی لیکن مریض مرچکا۔

اس طریقہ سے عدم مساوات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔ - تلنگی میں ایک مقولہ ہے

తన్ను తలతే పరుపుమీద వడ్డాడు.

زمین پر سے لات ماریں تو صوفے پر جا کر گرے۔ اسکا یہ مطلب ہوگا۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ معاوضہ ادا نہ کرو۔ لیکن ادا ہی کرتے ہیں تو کم سے کم معاوضہ ادا کرو۔ اگر کچھ رعایت کرنا ہے تو کسی حد تک رعایت ہونی چاہئے۔ دفعہ ۳۸ سابقہ و حالیہ کا مقابلہ کریں اور اسکے ساتھ (۳۸) سی کو ملا کر دیکھیں۔ ہمیں یہ چیز بار بار کہتے ہوئے بیزاری آتی ہے۔ آپ احسان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو زمیندار بننا چاہتا ہے وہ زمین خرید لے۔ ہم تو محض اسلئے کر رہے ہیں کہ وہ خود کاشت کرنے لگے۔ بتائیے یہ کیا پالیسی ہے۔ بچھڑے کو کہتے ہیں کہ تو دودھ پی اور بھینس سے کہتے ہیں کہ تو لات مار۔ یہ دو گھوڑوں کی سواری ٹھیک نہیں ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس ساج کی نافر کو ڈوب دیں۔ آپ یہ زنگ آلود آلہ یعنی اس قانون کو لیکر لینڈ لارڈز کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یا پھولوں کا ہار لیکر۔ ۳۸ (سی) کے تحت بھی ایک دم چھلا لگا ہوا ہے بیدخلی کا۔ پروٹکشن کہاں ہے۔ پروٹیکٹڈ ٹینٹ کیلئے پروٹکشن نہیں ہے تو اور دوسرے معاملات میں کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ پورے دفعات پر نظر ڈالیں دفعہ ۳۸ کے اثرات صرف دفعہ ۳۸ تک محدود نہیں ہیں بلکہ ۳۸ اے۔ بی۔ سی۔ ڈی تک اسکے اثرات ہیں۔ ایک دفعہ کا اثر اسطرح دوسرے دفعہ پر کیا پڑنے والا ہے اسکو دیکھنا چاہئے۔ محض دفعہ ۳۸ کے لحاظ سے لینڈ لارڈ کی اراضیات کو خریدنے کا جو موقع بتایا جا رہا ہے وہ سفید ہاتھی کو خریدنے کے مترادف ہے۔ وہ بھی مردہ سفید ہاتھی۔ اسکو خریدنے کیلئے قولداروں کو مجبور نہ کیجئے۔ میں آپ سے استدعا کرونگا کہ دفعہ ۳۸ کے ساتھ ان تمام امور پر غور کریں۔ غور کرنے کیلئے چیف منسٹر صاحب تو یہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ ہاؤسے غائب ہیں اسلئے میں دوسرے ممبروں سے عرض کرونگا کہ وہ میرے اسٹنڈمنٹ پر ہمدردی سے غور فرمائیں۔

شری محمد علی (گلبرگہ) - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے اسکی نوعیت ٹیکنیکل (Technical) ہے۔ محض قانونی الجھن اور غلط تعبیر کے امکان کو روکنے کیلئے میں نے یہ امینڈمنٹ پیش کیا ہے۔ دفعہ ۱۱ کے تحت زر مالگزاری کے ملٹی پل کو معیار بنا کر رنٹ کو مقرر کیا گیا۔ اور دفعہ ۳۸ کے تحت رنٹ کے ملٹی پل کو کمپنیشن (Compensation) قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ۳۸ کی ترمیم امینڈنگ بل کے کلاز ۱۹ سے ہو رہی ہے۔ جو معیار کلاز ۱۹ میں رکھا گیا ہے اسکے علاوہ اگر مالک نے اراضی میں باؤلی کھدوانے کے سلسلے میں یا اور کوئی غیر معمولی امپروومنٹ (Improvement) کے سلسلہ میں غیر معمولی اخراجات برداشت کئے ہوں تو ان امور کا لحاظ رکھ کر ٹریبیونل (Tribunal) (Compensation) کاسپنیشن (Compensation) مقرر کر سکتا ہے۔ ان معیارات کو چھوڑ کر جنکا ذکر کیا گیا ہے دفعہ ۱۱ میں اسکا ذکر ہے کہ اگر باؤلی کھدوائی جائے یا کوئی امپروومنٹ کے سلسلہ میں غیر معمولی مصارف ہوں تو اس کا لحاظ رکھ کر رنٹ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ جہاں ٹریبیونل نے ایسا رنٹ مقرر کیا یہ پراویژو غیر ضروری ہو جاتا ہے۔ اس امینڈمنٹ کے ذریعہ غلط تعبیر کو روکنے کیلئے یہ امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کو میرے اس امینڈمنٹ کے قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہوگا۔

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ - سکشن ۳۸ کا ڈرافٹ مادہ وراؤ کمیٹی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اوسی کو ری ڈرافٹ (Re-draft) کرتے ہوئے اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ دیانت داری سے سوچئے۔ اپنی اپنی چھاتیوں پر ہاتھ رکھ کر غور کیجئے تو یہ چیز صاف طور پر واضح ہو جائیگی وغیرہ وغیرہ۔ میں کہوں گا کہ یہ چیز صاف ہے۔ اس طرف کی دیانت داری یہ چاہتی ہے کہ ٹینٹ کا ساتھ دیا جائے اور اوس طرف کی دیانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ لینڈ لارڈس کی پشت پناہی کیجائے۔ مجھ سے پہلے آنریبل ممبرس نے ان امور پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ مجھے ان تفصیلات میں جانا نہیں ہے۔ پھر بھی جن اصولوں کے پیش نظر یہ بل ری ڈرافٹ کیا گیا ہے انکو مختصر طور پر پیش کروں گا۔ پہلا اصول یہ ہے کہ زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ قیمتیں دلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں اسکی وضاحت کروں گا کہ کس طرح اسکی کوشش کی گئی ہے۔ فرض کیجئے کہ چلکے سائیل کا جو زیادہ سے زیادہ ریونیو ہے ۱۲ آنے (12 As.) تا ایک روپیہ ہے تو اسکے لئے ۶۰-۶۵-۷۰ تک کی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ پوچھا جائے کہ تمہاری ناک کدھر ہے تو بجائے سیدھا بتانے کے سر کے پیچھے سے ہاتھ لیجا کر بتاتے ہیں کہ دیکھو یہ ہے ہماری ناک۔ کہا گیا کہ ریونیو کا اتنا گونہ قول اور پھر قول کا اتنا گونہ قیمت ہوگی۔ ریونیو کا چار گونہ قول ہو تو قول کا پندرہ گونہ قیمت اس طرح سے ساٹھ گونہ قیمت چلکا قسم کے زمین کی قرار دی گئی ہے۔ صاف صاف قیمت ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھ کر اسکو اس طرح چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح حکومت کے ہنچس نے خشکی زمینات میں ۴۰-۶۰ قیمت کی ذمہ داری لی ہے اور تری زمینات میں ۳ تا ساڑھے چار سو اوسط قیمتیں مقرر

کئے گئے ہیں جو بازار سے بھی زیادہ ہیں۔ اس طرح بڑی بڑی قیمتیں مقرر کر کے زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بڑے بڑے لینڈ لارڈس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور اسی اصول کے تحت قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس طرح کی قیمتوں سے چنا ریڈی پرتاب ریڈی جیسے زمینداروں کو کروڑوں روپیہ وصول ہوگا۔ کئی مرتبہ اس طرف سے کہا گیا کہ بڑے زمینداروں کیلئے اصول الگ رکھے جائیں اور چھوٹے زمینداروں کیلئے الگ لیکن اس کو قبول نہیں کیا گیا اور دونوں کیلئے ایک ہی اصول مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کے باوجود کئی نئے نئے پراویژنس بھی وضع کئے گئے ہیں جیسا کہ دفعہ ۳۸ میں پہلے یہ پراویژن نہیں تھا جسے اب اضافہ کیا گیا ہے۔

“ Provided that where in the opinion of the Tribunal the reasonable price determined under this sub-section does not sufficiently recompense the landholder for the value of the improvements made by him, such as sinking a well it shall be competent for the Tribunal, after taking into account the value of the contribution of the protected tenant towards the improvements, if any, to add to such further sum as it considers adequate to the price so determined .”

اگر ٹریبیونل یہ خیال کرے کہ اب بھی زمیندار کو قیمتیں پوری وصول نہیں ہو رہی ہیں تو وہ ول سنکنگ (Well sinking) یا ایمپروومنٹ (Improvement) وغیرہ کے نام پر مزید قیمتیں پرووائیڈ (Provide) کر سکتا ہے۔ اس طرح کے قیمتوں کے اضافہ کیلئے پراویژنس (Provisions) رکھے گئے ہیں۔ تاکہ جو قیمتیں اب موجودہ صورت میں ہی زیادہ ہیں ان کو اور زیادہ کیا جائے۔ قیمت خرید میں شرائط ایسے رکھے گئے ہیں کہ لینڈ لارڈ کو اور پروٹیکٹڈ ٹیننٹ کو کم از کم مساوات کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ کوئی خریدنے والا ہو تو ایک فیملی ہولڈنگ تک خرید سکتا ہے اور کوئی بیچنے والا ہو تو دو فیملی ہولڈنگ رکھ کر بیچ سکتا ہے۔ قولدار سے کہا گیا ہے کہ آپ کے پاس ایک فیملی ہولڈنگ ہے اس لئے آپ خرید نہیں سکتے۔ یہ کیوں؟ اس طرح کے نظریہ ٹریڈری بنچس کے رکھتے ہیں کہ کسی طرح لینڈ لارڈ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ اس کو ری ڈرافٹ کرتے وقت ان کا مطمح نظر یہی تھا۔ جب کوئی قولدار ٹریبیونل کے پاس درخواست پیش کریگا کہ میں فلاں قول کی زمین خریدنا چاہتا ہوں تو ٹریبیونل اس پروسیجر کو اڈاپٹ (Adopt) کرتے ہوئے لکھے گا کہ -

“(5) The protected tenant shall deposit with the Tribunal the amount of the price determined under sub-section (4)—

(a) either in a lumpsum within the period fixed by the Tribunal, or

(b) in such instalments not exceeding sixteen and at such intervals during a period not exceeding eight years and on or before such dates as may be fixed by the Tribunal in each case.

یعنی ۱۶ اقساط ۸ سال میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج ہمارے پروٹیکٹڈ ٹینٹس کی کیا حالت ہے۔ ۹۰ فیصد ٹینٹس ایسے ہیں جنہیں رہنے کیلئے گھر تک نہیں اگر انہیں ۸ سال میں رقم ۱۰ ادا کرنے کیلئے کہا جائے تو یہ انکے لئے ناممکن ہے۔ اسلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ کم از کم ۱۲ سال کی مدت دی جانی چاہئے۔ اور نو مہینے میں ایک قسط کے حساب سے ۱۶ اقساط وہی برقرار رہتی ہیں۔ اسلئے میں نے صرف ۸ سال کو ۱۲ سال کیا ہے۔

دوسری چیز یہ کہ ٹرائیبونل کو یہ ڈسکریشنری (Discretionary) پاورس دئے گئے ہیں کہ وہ چاہے تو لمپسوم (Lumpsum) ادائی کا حکم دیسکتا ہے یا اقساط مقرر کرسکتا ہے ۔ یہ اس کے منشا پر منحصر ہے ۔ میں کہہونگا کہ پروٹیکٹڈ ٹینٹ کو کم از کم اتنا حق دینا چاہئے کہ

And in case the tenant wants instalments the Tribunal shall grant not less than five instalments in four years.

ٹینٹ کو اتنا حق تو لازمی طور پر ملنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ یہ اسٹڈنٹ منظور کیا جائیگا۔

श्री. गोविंददास नरसिंगराव मोरे (कांथार-जनरल):—मिस्टर स्पीकर सर, मैंने यहां जो अमेंडमेंट पेश किया है उसका सिर्फ अंतिम ही मकसद है कि पहले जो बिल रखा गया था उसमें ३ परसेंट रखा गया था लेकिन अब उसमें ४ परसेंट किया जा रहा है जिसे मैं मनासिब नहीं समझता हूं।

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :—अपाध्यक्ष महोदय, पहले १२-३० तक टाजिम मुकर्रर किया गया था। क्या आप अब टाजिम में बिजाफा करेंगे?

مسٹر ڈپٹی ایسیکر۔ ایک بجے تک بیٹھینگے۔

श्री. गोपीडी गंगारैडकी :—जब क्वश्चन अवर रहता है तब तो अप दो दो मिनट की तरफ देखते हैं और बर बर टाशीम पर असे खतम करते हैं। अब अकबार जब बताया कि १२-३० बजे काम खतम करेंगे तो अब जिसी वक्त जिसे क्यो बताया जा रहा है।?

مسٹر ڈبٹی اسپیکر۔ آج دوپہر میں تو نہیں بیٹھ رہے ہیں اسلئے آدھ گھنٹہ اور بیٹھیں تو مناسب ہے۔

श्री. गोविंदराव नरसिंगराव मोरे :- मैं यह अर्ज करना चाहता हूँ कि जो लेंड लॉर्ड अराजी की किमत हासिल करता है उसे वह यदि किसी बैंक में रखना है तो उसे उस पर रकम साठेचार परसेंट सूद मिलता है लेकिन गव्हर्नमेंट ने जो सूद लगाया है वह परसेंट है जो कि अनिकम टैंक के साथ लगाया है। उसे यदि कम किया जाय तो फिर ३ फीसद ही सूद पड़ता है। जो प्रोटेक्टेड टेनंट जमीन खेरीदना चाहता है उसे खरीदने का हक तो मिलता है लेकिन उसे उसके लिये अकेदम बहुत, ज्यादा पैसे खर्च करने पड़ते हैं। अक तरफ तो आप सूद का दर कम रखते हैं और दूसरी तरफ सिममचार के वक्त तो सूद का दर बढ़ाने की कोशिश की जा रही है। यह गलत ही रहा है जिस लिये मैं दर-खास्त कहूँगा कि यह जो चार के शब्द रखे गये हैं उसके बदले तीन के लब्ज रखे जायें ताकि गरीब

کاشتکار کو سہولیات ہو جس کا قانون میں سود کا दर رکھا گیا ہے وہ ٹیننٹ کے لیے تو میں کم کرنا چاہتا ہوں۔ میری مانگ ہے کہ آپ لوگ اسے منظور کر لیں۔

شری داجی شنکر (عادل آباد)۔ اسپیکر سر۔ پہلے ہی ٹائیم مقرر کر دیا جاتا کہ ایک بجے تک بیٹھیں گے تو ہم اس کے لئے تیاری کر کے آتے بیٹھنے میں تو کوئی عذر نہیں ہے لیکن کھانے کا سوال ہے۔ ہوٹل بند ہو جائیں تو کہاں جا کر کھا سکتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ہیں۔ اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اب ختم کریں تو مناسب ہے۔ آپ اس پر مکرر غور فرمائیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ کیا ہاؤس یہ ضروری سمجھتا ہے کہ اب ہم الیون کریں۔

شری اے راج ریڈی۔ ایک انڈر اسٹانڈنگ (Understanding) تھی کہ ساڑھے بارہ بجے ہاؤس الیون ہوگا اسی کے لحاظ سے ممبرس آئے ہیں۔ گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھنے میں کیا عذر ہے لیکن اگر ۱۰ بجے سے دو بجے تک اور شام میں بھی قائم مقرر کیا جاتا تو کوئی اعتراض نہوتا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ۱۰ منٹ میں یہ کلاز ختم ہونے والا نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جس قدر کام ہو سکے اتنا تو ختم کر سکتے ہیں۔

پرام پورنچنا तथा शिक्षण मंत्री (श्री. देवीसिंग चौहान) :— १ بجے तक का टाइम तो पहले ही तय किया गया है। अब खाना खाना है। या अब हम और नहीं ठहर सकते हैं वरन् वजूहात की बिना पर अब इसे बदलना ठीक नहीं होगा।

شری اناجی راؤ کوآنے۔ ہم عذر تو نہیں کر رہے ہیں اگر ہمارے لئے بھی آنریبل چیف منسٹر کی طرح انتظام ہوتا اور ہم ناشتہ کر کے آتے تو ہمیں بھی کوئی عذر نہوتا۔ ہم اضلاع سے آتے ہیں۔ یہاں ہمارا گھر تو ہے نہیں۔ ہوٹل میں کھانا پڑتا ہے۔ آپ اطلاع دیکر وقت مقرر کیجئے ہمیں دوپہر میں یا رات میں بیٹھنے میں بھی کوئی عذر نہیں ہوگا۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—आपके खाने के लिये तो काफी अतिबेजाम किया गया है, जिसके लिये तो अंतराज करने की जरूरत नहीं है।

• مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ خیر ہم ہوں بجے ختم کر دیں گے۔

شری۔ جسے اندر راؤ (سرسلہ - عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس سیشن پر بہت سے آنریبل ممبرس نے تقریریں کی ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ قیودار جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں ان کے پتہ داروں نے ۱۹۵۰ء کا قیوداری ایکٹ آنے سے پیشتر ہی وہ ہوشیار ہوئے۔ اس خیال سے نہیں کہ ایسا قانون آئیگا۔ یا یہ کہ قانوناً معقول معاوضہ ملیگا۔ یا رنٹ کی بنیاد پر (Basis) معاوضہ دیا جائیگا۔ اگر ایسا معلوم ہوتا تو آج تک انہوں نے جو کیا ہے وہ نہ کرتے۔ واقعہ دراصل یہ ہے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ پولی ایکشن

سے پہلے اور پولس ایکشن کے بعد پٹہ داروں نے قولداروں کو زمینات سے بیدخل کر کے اپنی زمینات دوسرے لوگوں کو زیادہ رقم پر فروخت کرنا شروع کیا۔ یا ان ہی قولداروں کو زیادہ دام پر فروخت کرنے لگے۔ اسکے علاوہ وہ جن ٹیننٹس کے قبضہ میں آراضیات تھیں اور جو قانون کے لحاظ سے پروٹیکٹڈ ٹیننٹ تھے انہوں نے اپنی جاہلیت یا افلاس یا اس نظام کے دور حکومت کی مشنری کی وجہ سے جس میں کہ پٹیل پٹواریوں نے ہزاروں ٹیننٹس کا نام درج رجسٹر نہیں کیا کئی ٹیننٹس اپنے حقوق سے محروم ہو گئے۔ زمینداروں نے انکی زمینات حاصل کر لیں۔ اب جن قولداروں کے پاس اراضی رہ گئی ہے وہ یا تو مفلس ہیں یا مقروض ہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہندو قوم کے رسم و رواج کے مطابق گھر میں دو تین تولہ سونا رکھا جاتا ہے۔ لینڈ لارڈ نے بدلنے والے حالات کی پیش قیاسی کرتے ہوئے جب ٹیننٹ کو زمین خرید لینے کیلئے کہا تو وہ لوگ اپنا سب کچھ بیچ کر زمینداروں کی رقم دیکر زمینات حاصل کر لیں۔ اب صرف ویسے لوگ بچ گئے ہیں جنکے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ انکے پاس صرف جہالت ہے افلاس ہے قرض ہے۔ چنانچہ مادھو راؤ کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ کسان کے قرض کے بوجھ سے کس قدر ہے۔ اور کس اہتر حالت میں وہ اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے پرائس (Prices) اسطرح فیکس (Fix) کرنا کہ وہ رنٹ کا ۱۵ گنا دیں ۸ گنا دیں ۶ گنا دیں۔ یہ قولدار کی قوت خرید سے باہر ہے۔ اس میں مزید یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کہیں لینڈ لارڈ نے امپروومنٹ (Improvement) کیا ہے تو ٹرائیبیونل اس ملٹیپل کا اضافہ کروا سکتا ہے۔ اس طرح یہ نامتناہی سلسلہ قائم ہو جائے گا اسکاں ہے۔ اس ضمن میں میرا امینڈمنٹ یہ ہے کہ ٹرائیبیونل سے قیمت نکس لئے جانے کے بعد محفوظ قولدار یا ٹولمیسم (Lumpsum Pay) کریگا یا اقساط میں دیگا۔ لیکن انکے لئے یہ لزوم گردانا گیا ہے کہ اقساط کے ساتھ زر مالگزاری بھی ادا کرنا پڑیگا۔ اس میں یہ پراویز وہ ہے کہ

Provided further that when the reasonable price fixed by the Tribunal is payable in instalments, the protected tenant shall be in addition to the instalments be liable for the payment of the land revenue due to the Government on the land till all the instalments are paid.

میں نے اسکو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے۔ میں نے جس طرح تمہید میں بتلایا ہے قولدار مفلس اور مقروض ہے۔ وہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر وہ ان تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے خریدنے کیلئے تیار ہو جائے تو آپ اسکے لئے اقساط مقرر کرتے ہیں اور لینڈ ریوینیو بھی اس سے وصول کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ان حالات میں قطعاً ناممکن ہے۔ اسلئے میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پراویز کو حذف کرنا چاہئے جس کی نسبت میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے۔

ضمنی دفعہ (۵) کا پراویز وہ ہے کہ

Provided that if the application of the protected tenant relates to an inam, the Tribunal shall not issue such certificate unless previous sanction of Government has been obtained therefor.

قولداروں کیلئے جو چیزیں بتلائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یا تو وہ لمپسوم (Lumpsum) رقم ادا کر کے خرید سکتا ہے یا انسٹالمنٹس کے ذریعہ خرید سکتا ہے۔ تب ہی اسکو سیل سرٹیفکیٹ (Sale certificate) ملتا ہے۔ یہ جو نام نہاد سہولت دی گئی ہے وہ انعامی آراضی کے قولدار کو نہیں دی گئی ہے۔ انعام لینڈ کی صورت میں سیل سرٹیفکیٹ اجرا نہیں کیا جائیگا تاوقتیکہ وہ گورنمنٹ سے خاص طور پر پرمیشن (Permission) نہ حاصل کرے۔ اس میں کئی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں بلاوجہ گورنمنٹ آفیس کا چکر کاٹنا پڑتا ہے۔ اور کئی قانونی پیچیدگیاں کھڑی کردی جاتی ہیں۔ اسلئے معروضہ ہے کہ انعامدار کو ایسے مصائب میں مبتلا نہ کیجئے۔ میری یہ عرض ہے کہ انعامی لینڈ لارڈس جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ۔۔۔ ایکر والے لوگ ہی ہوسکتے ہیں ان پر ایک بلا نازل ہوجائیگی اور اخراجات وغیرہ زیادہ ہونگے۔ پرمیشن (Permission) دینے میں بڑی دقت ہوگی اسلئے انعامی آراضی کا جو قول ہے اگر بندوبست شدہ ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں ہے تو متصلہ آراضی کا جو طے پایا ہوا ہے اس کے حساب سے مالگزار کی تعیین کیا جائے تا کہ منظوری کیلئے ان پر بار نہ ہو۔

اس کے بعد میں ایک اور چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ۵ فیصد رقم دی گئی ہے تو انکا حق خریدی زائل نہیں ہوگا اور باقی رقم جس طرح زر مالگزاری وصول کرتے ہیں اس طرح وصول کیا جائیگا۔ لیکن میں نے یہ ترمیم دی ہے کہ ٹرانسپونل جو بھی قیمت کا تصفیہ کرے اسکی آدھی رقم بھی دے تو اسکو زر مالگزاری کے طور پر وصول کیا جائے اسکو میں نے بجائے رقم کے ملے کیا ہے۔ اس طرح تھوڑا بہت ٹیننٹس کا فائدہ ہوسکتا ہے۔ ورنہ جو قیمت رکھی گئی ہے اس سے تو اولاً یہ لوگ خرید ہی نہیں سکتے لیکن پھر بھی اگر وہ خریدنے کی کوشش کریں تو ان کے لئے کم از کم ایسی سہولتیں ہوں تو ان کے حق میں یہ ایک احسان ہوگا۔ اس قدر کہنے کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - حیدرآباد اگریکنچرل انکم ٹیکس بل (بل نمبر ۴) پر امندمنٹس کل بار بجے تک دئے جائیں کیونکہ پرسوں وہ بل لیا جا رہا ہے۔ اب ہاؤز کل صبح ساڑھے نو بجے تک الجرن (Adjourn) ہوتا ہے۔

The House then adjourned till Half Past Nine of the Clock on Wednesday, the 30th December 1953.

100

101

102

103

104

105
106
107
108
109
110
111
112
113
114
115
116
117
118
119
120
121
122
123
124
125
126
127
128
129
130
131
132
133
134
135
136
137
138
139
140
141
142
143
144
145
146
147
148
149
150
151
152
153
154
155
156
157
158
159
160
161
162
163
164
165
166
167
168
169
170
171
172
173
174
175
176
177
178
179
180
181
182
183
184
185
186
187
188
189
190
191
192
193
194
195
196
197
198
199
200
201
202
203
204
205
206
207
208
209
210
211
212
213
214
215
216
217
218
219
220
221
222
223
224
225
226
227
228
229
230
231
232
233
234
235
236
237
238
239
240
241
242
243
244
245
246
247
248
249
250
251
252
253
254
255
256
257
258
259
260
261
262
263
264
265
266
267
268
269
270
271
272
273
274
275
276
277
278
279
280
281
282
283
284
285
286
287
288
289
290
291
292
293
294
295
296
297
298
299
300
301
302
303
304
305
306
307
308
309
310
311
312
313
314
315
316
317
318
319
320
321
322
323
324
325
326
327
328
329
330
331
332
333
334
335
336
337
338
339
340
341
342
343
344
345
346
347
348
349
350
351
352
353
354
355
356
357
358
359
360
361
362
363
364
365
366
367
368
369
370
371
372
373
374
375
376
377
378
379
380
381
382
383
384
385
386
387
388
389
390
391
392
393
394
395
396
397
398
399
400
401
402
403
404
405
406
407
408
409
410
411
412
413
414
415
416
417
418
419
420
421
422
423
424
425
426
427
428
429
430
431
432
433
434
435
436
437
438
439
440
441
442
443
444
445
446
447
448
449
450
451
452
453
454
455
456
457
458
459
460
461
462
463
464
465
466
467
468
469
470
471
472
473
474
475
476
477
478
479
480
481
482
483
484
485
486
487
488
489
490
491
492
493
494
495
496
497
498
499
500
501
502
503
504
505
506
507
508
509
510
511
512
513
514
515
516
517
518
519
520
521
522
523
524
525
526
527
528
529
530
531
532
533
534
535
536
537
538
539
540
541
542
543
544
545
546
547
548
549
550
551
552
553
554
555
556
557
558
559
560
561
562
563
564
565
566
567
568
569
570
571
572
573
574
575
576
577
578
579
580
581
582
583
584
585
586
587
588
589
590
591
592
593
594
595
596
597
598
599
600
601
602
603
604
605
606
607
608
609
610
611
612
613
614
615
616
617
618
619
620
621
622
623
624
625
626
627
628
629
630
631
632
633
634
635
636
637
638
639
640
641
642
643
644
645
646
647
648
649
650
651
652
653
654
655
656
657
658
659
660
661
662
663
664
665
666
667
668
669
670
671
672
673
674
675
676
677
678
679
680
681
682
683
684
685
686
687
688
689
690
691
692
693
694
695
696
697
698
699
700
701
702
703
704
705
706
707
708
709
710
711
712
713
714
715
716
717
718
719
720
721
722
723
724
725
726
727
728
729
730
731
732
733
734
735
736
737
738
739
740
741
742
743
744
745
746
747
748
749
750
751
752
753
754
755
756
757
758
759
760
761
762
763
764
765
766
767
768
769
770
771
772
773
774
775
776
777
778
779
780
781
782
783
784
785
786
787
788
789
790
791
792
793
794
795
796
797
798
799
800
801
802
803
804
805
806
807
808
809
810
811
812
813
814
815
816
817
818
819
820
821
822
823
824
825
826
827
828
829
830
831
832
833
834
835
836
837
838
839
840
841
842
843
844
845
846
847
848
849
850
851
852
853
854
855
856
857
858
859
860
861
862
863
864
865
866
867
868
869
870
871
872
873
874
875
876
877
878
879
880
881
882
883
884
885
886
887
888
889
890
891
892
893
894
895
896
897
898
899
900
901
902
903
904
905
906
907
908
909
910
911
912
913
914
915
916
917
918
919
920
921
922
923
924
925
926
927
928
929
930
931
932
933
934
935
936
937
938
939
940
941
942
943
944
945
946
947
948
949
950
951
952
953
954
955
956
957
958
959
960
961
962
963
964
965
966
967
968
969
970
971
972
973
974
975
976
977
978
979
980
981
982
983
984
985
986
987
988
989
990
991
992
993
994
995
996
997
998
999
1000

1

